﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی إسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16

جمعۃ المبارک 23/اکتوبر 2009ء

03/ذی القعدہ 1430 ہجری قمری 23/اخاء 1388 ہجری شمسی

شمارہ 43

سب سے آگے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سب سے پیچھے آنے والے ہیں مگر قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب فرض الجمعہ حدیث نمبر:827)

انبیاء کے بعد انبیاء کے ماننے والوں کی ذمہ داری ہوجاتی ہے کہ اس پیغام کو جو نبی پر اترا ہے آگے پہنچائیں اور دنیا میں پھیلائیں۔

آج یہی کام ہر احمدی کا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہیں، آپ کو اس زمانہ کا امام اور مسیح و مہدی مانا ہے تو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰه کا نعرہ لگاتے ہوئے اس مشن کی تکمیل کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوجائیں اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں جس کے لئے مسیح محمدی کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے خاص کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ملک اور ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں کے رہنے والے احمدیوں کو خاص پلاننگ کرکے اس کام کو سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔ صرف دو چار فیصد تک یہ پیغام پہنچا کر ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہوجاتے۔ دنیا ایک پاک انقلاب چاہتی ہے۔

ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر کے رہنے والوں اور افریقہ، ہندوستان، پاکستان اور عرب کے رہنے والے احمدیوں کو مسیح موعود و مہدی معہود کے پیغام کو ہر شہر، ہر قصبے اور ہر گلی میں پہنچانے کی کوشش کرتے چلے جانے کا ولولہ انگیز پیغام۔

(حدیقۃ المہدی میں جلسہ سالانہ برطانیہ 2009ء کے موقع پر آیات قرآن مجید، عربی لغت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے وحی والہام کے جاری رہنے سے متعلق بصیرت افروز اختتامی خطاب)

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(تیسری و آخری قسط)

پس یہ ہے انبیاء کا کام کہ خدا کی وحی کو دنیا تک پہنچا کر اس کی نجات کا سامان کریں کیونکہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر بُرے بھلے کی تمیز سکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (سورة التين آيت5) یقیناً ہم نے انسان کو بہترین حالت میں پیدا کیا ہے۔ یعنی ایک تو انسان کو بہترین طاقتیں اور صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں جن کا استعمال کر کے وہ غیر معمولی ترقی کی منازل طے کر سکے جس میں روحانی ترقی بھی ہے اور دنیاوی ترقی بھی ہے۔ دوسرے اُسے وہ تعمیری صلاحیتیں دی ہیں جس سے وہ روحانی لحاظ سے بھی اور مادی لحاظ سے بھی دوسروں کے لئے فائدہ مند وجود بن جاتا ہے۔ پس اگر وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نیکی کی راہوں پر قدم مارے اور نبی کے وحی والہام سے فائدہ اٹھائے تو نہ صرف انسانیت کے لئے فائدہ مند وجود بنتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے لئے بھی فائدہ مند وجود بن جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ بہترین مخلوق بنانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بُرے بھلے کی تمیز بھی رکھی ہے جس کی پہچان کے لئے ایک تو وہ انبیاء کے ذریعے سے وحی کر کے تعلیم اتارتا ہے۔ دوسرے خود انسان کے اندر وہ صلاحیتیں پیدا کر دیں جس کو چاہے فطرت کہہ دو یا الہام، جو بُرے بھلے کے بارہ میں احساس دلاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (الشمس: 9) کہ اُس نے نفس پر اس کی بدکاری کو بھی اور تقویٰ کو بھی کھول دیا ہے۔ اور جو نیکی کی باتوں پر عمل کرے یا نیکیوں کی طرف قدم بڑھائے وہ اپنے اُس مقصد کو پا جاتا ہے جس کے لئے انبیاء دُنیا میں آتے ہیں اور جو انسان کی پیدائش کا خدا تعالیٰ نے مقصد بتایا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاريات: 57) اور یہ عبادت ایک تو خدا تعالیٰ کی عبادت ہے اُس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت ہے جس میں نماز، روزہ، حج وغیرہ شامل ہیں۔ اور دوسرے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کے ظاہری حقوق بھی ادا کرنا ہے اور نبی کے پیغام کو پہنچانا بھی ہے۔ جو چیز اپنے لئے اچھی سمجھتے ہو دوسرے کے لئے بھی اچھی سمجھو اور یہی چیز ہے جو پھر اسے دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران کرے گی۔ ورنہ جو اس تعلیم پر عمل نہیں کرتے اور جو اس آزادی کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے برائیوں کی طرف چلے جائیں گے وہ ناکام و نامراد ہوتے ہیں۔ نیکوں اور بدوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (الشمس:10-11) یعنی وہ فلاح پا گیا جس نے نفس کو پاک کیا اور جس نے اِس کو زمین میں گاڑ دیا وہ نامراد ہو گیا۔ زمین میں گاڑنا یہی ہے کہ برائیوں کی طرف ملوث ہو گیا یا اس وحی پر کان نہ دھرے جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور نبی لے کر آتے ہیں اور قرآن کریم نے گذشتہ انبیاء کی اور قوموں کی مثالیں دے کر یہ واضح کر دیا کہ ان کا انجام دنیا و آخرت میں اچھا نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے نافرمان ہوتے ہیں۔

پس انبیاء کے بعد وہ لوگ جو انبیاء کو قبول کرتے ہیں وہ اسی صورت میں بہترین مخلوق ہیں جب اپنے نفس کو پاک کرتے ہوئے، اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھتے ہوئے حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے والے بنیں۔ اُس مشن کو جاری کرنے والے ہوں جو وحی کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ان انبیاء پر اتارا اور یہی چیز ہے جس کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے کہ انسان نے انبیاء کی وحی والہام سے فائدہ اٹھایا اور حقیقی مومنوں کے زمرے میں شمار ہوئے اور یہی حقیقی حواریوں کے کام ہیں اور یہی لوگ ہیں جو دنیا و آخرت میں فلاح پانے والے ٹھہرتے ہیں اور غلبہ بھی انہیں کے مقدر میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو یوں بیان فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ۔ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ۔ (سورة الصف:15) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا کہ کون ہے جو اللہ کی طرف راہنمائی کرنے میں میرے انصار ہوں حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا پس ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لائے ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور وہ غالب آ گئے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انبیاء کے بعد انبیاء کے ماننے والوں کی ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ اس پیغام کو پہنچائیں، دنیا میں پھیلائیں جو نبی پر اترا ہوا اور جو اس پر عمل کرنے والے ہیں وہی انصار اللہ بننے کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مدد کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ کسی قسم کی مدد کی ضرورت ان رسولوں کے لئے نہ رہنے دے۔ مگر انبیاء اپنے ماننے والوں سے اس لئے مدد چاہتے ہیں کہ یہ ان کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت دلوں میں پیدا کریں۔ اُن کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ ہمارا جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اور دنیا میں اس کے پیغام کو پہنچانا ہمارے فرائض میں داخل ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا۔ ورنہ جہاں تک انبیاء کا سوال ہے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدے پر پورا یقین ہوتا ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (المومن:52) یعنی

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے اس دنیا میں مدد کریں گے۔ جب مومنوں کی بھی اور انبیاء کی بھی اللہ تعالیٰ نے مدد کرنی ہے تو پھر ایمان لانے والوں کو مدد کے لئے پکارنے کا کیا مطلب ہے۔ یہی کہ وہ ثواب میں حصہ دار بن جائیں۔ اسلام کی تاریخ تو ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہی تھی جس نے ہمیشہ غلبہ عطا فرمایا۔ جنگ بدر میں بے سروسامانی کے باوجود دشمن کے چھکے چھڑا دیئے اور فتح حاصل ہوئی اور حنین کے موقعہ پر جب بعض مسلمان اپنے آپ کو کثرت میں سمجھتے ہوئے اس زعم میں تھے کہ فتح ہماری ہے لیکن اُس وقت دشمن کا حملہ اس قدر شدید تھا کہ یہ کثرت کچھ کام نہ آسکی۔ جس کا قرآن کریم میں یوں نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (التوبة:25) یعنی جب تمہاری کثرت نے تمہیں غرور میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آسکی اور زمین کشادہ ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی۔ لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مدد اور غلبے کا وعدہ دیا ہوا تھا اور آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر یہ وعدہ اور کسی کو نہیں تھا۔ اس لئے یہ سبق دینے کے بعد کہ اصل طاقت اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ افراد، اللہ تعالیٰ تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (التوبة:26) اور اس نے ایسے لشکر اتارے جنہیں تم نہیں دیکھ رہے تھے اور کافروں کو عذاب دیا۔ یہاں یہ واضح ہو کہ نبی کو تو خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ تھا کہ اگر کوئی بھی ساتھ نہیں ہوگا تب بھی کفار شکست کھائیں گے۔ اور یہی کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا جس کی وجہ سے آپ نے فرمایا کہ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

اس کا ترجمہ ہے کہ مَیں نبی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور اس میں رتّی برابر بھی جھوٹ نہیں ہے اور اس وجہ سے مجھے خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے کہ وہ مجھے ہی غلبہ دے گا۔ لڑائی کا یہ پانسہ جو پلٹا گیا ہے یہ عارضی ہے۔ اگر کوئی بھی میرے ساتھ نہیں ہوگا تب بھی فتح میری ہے۔ پس لڑائی کی وہ حالت نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی کسی کمزوری یا تکبر کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ ان مسلمانوں کی وجہ سے تھی جن کے ایمان ابھی کمزور تھے اور کثرت کا زعم تھا۔ پس اگر اللہ تعالیٰ مومنوں کو انبیاء کی مدد کے لئے کہتا ہے تو وہ کسی حاجت مندی کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ انہیں اس مدد کا حصہ بننے کی وجہ سے اجر عظیم سے نوازنے کیلئے کہتا ہے۔ پس اگر مومن نبی کے کام میں حصہ دار بن کر اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان رکھتے ہوئے اس کے مشن کو پورا کرنے کے لئے حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے تو اپنے ایمان لانے کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں گے اپنی ذمہ داری کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں گے تو حواری ہونے کا صحیح حق ادا کرنے والے کہلائیں گے اور کامیابیاں ان کے قدم چومے گی۔

پس آج یہی کام ہر احمدی کا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہیں۔ آپ کو اس زمانہ کا امام اور مسیح و مہدی مانا ہے تو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اس مشن کی تکمیل کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں جس کے لئے مسیح محمدی کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی عام مصلح یا مجدد نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت ﷺ کی سچی غلامی کی وجہ سے نبی اور رسول ہونے کا اعزاز بخشا اور آپ کو خاتم الانبیاء کی غلامی میں خاتم الخلفاء کا مقام عطا ہوا اور مسیح و مہدی کے لقب سے آپ کو سرفراز فرمایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد اور آپ کے دعوے کے بارے میں آپ ہی کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے زمانے کی موجودہ حالت دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ............ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ تب مَیں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات وتقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں۔ اور خدا سے قوت پا کر اُسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں۔ اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانے میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں۔ اور مکالماتِ الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی۔ اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روزِ روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔ اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کے لئے مجبور کیا کہ یہ اُسی وحدہٗ لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے‘‘۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 3-4)

پس آنے والا مسیح و مہدی آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آچکا۔ آپ نے بیشمار لٹریچر، کتب میں اپنے پیغام کو روشن اور واضح کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ آج سچے حواریوں کا حق ادا کرتے ہوئے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ جس مقصد کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے یعنی خدائے واحد و یگانہ کی حکومت اور آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا قیام، اس کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آج دنیا کی بقا اسی میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آجائیں اور اس غلامی کا حق تبھی ادا ہو سکتا ہے جب آپ غلامِ صادق کی بیعت اور اطاعت کا جُوآ اپنی گردن پر ڈالیں۔ اور اس حقیقی اسلام کی پیروی کریں جو پندرہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے پیش فرمایا تھا اور جس کو مسلمانوں کی اکثریت اب بھلا بیٹھی ہے اور جس کا حقیقی فہم و ادراک بذریعہ وحی والہام خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔

پس اس مقصد کے حصول کے لئے خاص کوشش کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ملک اور ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں کے رہنے والے احمدیوں کو خاص پلاننگ کر کے اس کام کو سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔ صرف دو چار فیصد تک یہ پیغام پہنچا کر ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہو جاتے۔ دنیا ایک پاک انقلاب چاہتی ہے۔ جہاں ایک طرف دنیاداری نے اور دنیا کے ہوا و ہوس نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے وہاں ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو کسی پاک تبدیلی کو چاہتی ہے۔ لیکن خود غرض نام نہاد علماء اور دین کے ٹھیکیداروں نے اور بعض حکومتی سربراہوں نے اپنے بعض ذاتی مفادات کی وجہ سے ایسی روکیں کھڑی کر دی ہیں اور کھڑی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے حق کو قبول کرنے سے یہ لوگ ڈرتے ہیں۔ یہ صورتحال پاکستان، ہندوستان اور عرب ممالک میں بھی ہے جس کا لوگ اظہار بھی کرتے ہیں۔ بہر حال ہدایت دینا اور حق کی پہچان کروانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ لیکن حق پہنچانے کی کوشش کرنا اور اس کے لئے اپنی دعاؤں میں بے چینی کا اظہار کرنا، یہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی میں ہر احمدی کا کام ہے، جس کیلئے بڑے درد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں نہ صرف توجہ دلائی ہے بلکہ اپنی زندگی بھی اس درد میں گزار دی اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُوْمِنِيْنَ کیا تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ آج اللہ تعالیٰ نے وہ ذرائع ہمیں مہیا فرما دیئے ہیں جن کے ذریعے سے تبلیغ کے راستے کھل گئے ہیں اور بہت سی سعید روحیں ایم۔ ٹی۔ اے اور انٹرنیٹ کی ذریعہ آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے پیغام کو سن کر اور پڑھ کر متأثر بھی ہو رہی ہیں جیسا کہ کئی واقعات مَیں نے کل بیان کئے تھے۔ لیکن اگر اس پیغام کے ساتھ ان لوگوں کے سامنے ہمارے انقلابی نمونے نہیں ہوں گے تو یہ تبلیغ کا ذریعہ اتنا اثر کرنے والا نہیں ہوگا۔

پس ہر احمدی کا یہ بھی کام ہے کہ تبلیغ کی کوششوں کے ساتھ اپنے اعمال میں بھی ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اور پھر اپنی ان پاک تبدیلیوں کو اپنی دعاؤں اور آنکھ کے پانیوں سے سیراب کریں تا کہ جو انقلاب پیدا ہو وہ عارضی نہ ہو بلکہ مستقل ہو جو ہمیشہ دنیا کی راہنمائی کا باعث بنتا چلا جائے۔

پس اٹھیں ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے عرش پر ایک ارتعاش پیدا کر دیں۔ خدائی تقدیر نے تو مسیح محمدی کی جماعت کے غلبہ کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ اس تقدیر کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھنے کے لئے اور اس کا حصہ بننے کے لئے دعاؤں پر، دعاؤں پر اور دعاؤں پر زور دیتے چلے جائیں تا کہ عرش سے ہم یہ آواز سننے والے ہوں کہ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ سنو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ فتح وظفر کی کلید تم کو ملنے والی ہے۔

پس آج اس مقصد کے حصول کے لئے ایشیا کے احمدیوں کا بھی فرض ہے، یورپ کے احمدیوں کا بھی فرض ہے، امریکہ کے احمدیوں کا بھی فرض ہے، آسٹریلیا کے رہنے والے احمدیوں کا بھی فرض ہے، جزائر کے رہنے والے احمدیوں کا بھی فرض ہے، اور افریقہ کے احمدیوں کا بھی فرض ہے کہ مسیح محمدی اور مہدی معہود کے پیغام کو اپنے ہر شہر، ہر قصبے اور ہر گلی میں پہنچا دیں کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا اور آپ کے سچے حواریوں کا حق ادا کرنا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے احمدیو! تمہارا ابھی اوّلین فرض ہے کہ مسیح موعود کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنی تمام تر استعدادیں بروئے کار لاؤ کہ مسیح موعود وہاں پیدا ہوئے اور وہیں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے مسیح موعود ہونے کا پرشوکت اعلان کروایا۔ اور اے عرب کے رہنے والے احمدیو! تمہارا ان سب سے زیادہ فرض بنتا ہے کہ تم زبان کے لحاظ سے بھی اور مکان کے لحاظ سے بھی آنحضرت ﷺ کے قریب ترین ہو، اپنے ہم وطنوں کو بتاؤ کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مسیح و مہدی کو سلام پہنچانے کا جو ارشاد فرمایا تھا اس کے سب سے اوّل مخاطب تم ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ وقت آئے گا جب اکثریت عربوں کی مسیح موعود کی بیعت میں آ کر آپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہوگی کیونکہ یہ بھی اس خدا کا الہام ہے جس نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا۔ فرمایا يَدْعُوْنَ لَكَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ۔ یعنی تیرے لئے ابدال شام کے بھی دعا کرتے ہیں اور بندے عرب میں سے بھی دعا کرتے ہیں۔ جنہوں نے مسیح موعود کو مان لیا ہے آج ان پر یہ بھی فرض ہے کہ مسیح محمدی کے مشن کیلئے دعائیں کریں۔ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ جس کو بھی موقعہ ملے خانہ کعبہ میں جا کر اور مسجد نبوی میں جا کر مسیح موعود کے مقصد کے پورا ہونے کے لئے روئیں اور چلّائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ عربوں میں سے ایک طبقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مصروف ہے اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کام میں کبھی روک نہ پڑنے دیں۔ کبھی سست نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی آپ کے ساتھ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان کے طور پر عرب ممالک میں رہنے والے احمدی جانتے ہیں کہ ایم ٹی اے العربیہ کے مختلف چینل کا چلنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کا دعویٰ سچا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نامساعد حالات کے باوجود اس چینل کو جاری رکھا ہوا ہے۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا جو نعرہ آپ نے لگایا ہے اُسے کبھی مرنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے لئے زیر کر دیا ہے۔ ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

اس کے بعد اب دعا ہوگی۔ دعا میں تمام واقفین نو، واقفین زندگی، جماعت کے خدمت کرنے والے، مالی قربانیاں کرنے والے، بیمار، ضرورت مند، اسیران احمدیت سب کو یاد رکھیں۔ شہدائے احمدیت کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے آسانیاں پیدا کرے اور اپنی نعمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ اب دعا کر لیں۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر64

پچھلی قسط میں ہم نے محترم حلمی الشافعی صاحب مرحوم کی سیرت وسوانح سے متعلقہ مکرم عبدالمؤمن طاہر صاحب کی بعض یادیں اور واقعات کا ذکر یکجا کر دیا تھا۔ اب اس قسط کی ابتداء مؤمن صاحب کی درسگاہ کے بعض اساتذہ اور بعض دیگر علماء کے ساتھ پیش آنے واقعات سے کرتے ہیں جو انہی کی زبانی قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں۔

کیاتم ہمارا دین تبدیل کرنے آئے ہو؟!!

قتل مرتد والے خطاب کا ترجمہ کرنے کے بعد مجھے اس کی دلیلیں زبانی یاد ہوگئی تھیں۔ چنانچہ میں نے انسٹیٹیوٹ کے اس کلرک سے اس موضوع پر بات کی جس نے ویزا کی توسیع میں میری مدد کی تھی۔ حالانکہ وہ اچھا خاصا پڑھا لکھا آدمی تھا لیکن اس نے کہا کہ مجھے تو اس بابت کچھ زیادہ علم نہیں ہے تاہم مَیں آپ کو اس انسٹیٹیوٹ میں پڑھانے والے فلاں مولوی کے پاس لے جاتا ہوں۔ جب ہم اس کے پاس گئے تو اس نے بھی ایک دو باتوں کے متعلق بات کر کے کہا کہ مجھے بھی اس معاملہ میں کچھ خاص علم نہیں ہے آؤ ہم سب حدیث کے شعبہ کے ہیڈ بڑے مولوی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم ایک اور بڑے مولوی کے پاس گئے اور جب انہوں نے میرا اس کے ساتھ تعارف کروایا تو اس نے بڑی حقارت سے مجھے کہا ہاں بولو کیا کہتے ہو؟ مَیں نے جب بات شروع کی تو اس نے کہا کہ قتل مرتد کے بارہ میں بڑی واضح حدیث ہے کہ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ (کہ جو اپنا دین بدلے اسے قتل کردو)۔مَیں نے کہا پھر اس حدیث کے مطابق تو جو عیسائیت سے مسلمان ہوتا ہے اس کے بارہ میں عیسائیوں کو بھی حق ہے کہ وہ اسے قتل کردیں۔ کیونکہ حدیث میں یہ تو کوئی تخصیص نہیں ہے کہ جو صرف اسلام سے مرتد ہو کر کسی اور دین میں جائے اسے قتل کردو بلکہ یہ ذکر ہے کہ جو بھی اپنا دین بدلے اسے قتل کردو۔اسی طرح اس کی کافی دلیلیں جب مَیں نے ایک ایک کر کے توڑ دیں تو وہ جھلاّ کر کہنے لگے: اَجِئْتَ لِتُبَدِّلَ دِيْنَنَا؟ یعنی کیا تم ہمارا دین تبدیل کرنے آئے ہو۔ پھر کہا کہ تم ہو کون؟ ایک ہندوستانی ہی تو ہو۔ گویا اس کے نزدیک کسی ہندوستانی کو دین کے معاملہ میں بولنے کا کوئی حق نہیں۔ بہرحال کلرک نے محسوس کیا کہ ہم نے غلطی کی ہے۔ لہٰذا اس نے فوراً مجھے وہاں سے نکل جانے کا اشارہ کیا۔ چونکہ میں ان کے انسٹیٹیوٹ میں طالبعلم تھا اس لئے اگر وہ چاہتے تو مجھے انسٹیٹیوٹ سے نکال سکتے تھے۔ لیکن الحمدللہ کہ خیریت ہی رہی۔

شُفْتَ الْعِلْمَ؟!

اسی انسٹیٹیوٹ کا واقعہ ہے کہ ہم ایک دفعہ اس کی لائبریری میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بڑے جُبّے والے مولوی سے اس کے ایک طالبعلم نے پوچھا کہ اَفَنُلْزِمُكُمُوْهَا کونسا صیغہ ہے اور اس کی ترکیب کیا ہے۔ مولوی نے جواب دینے کی بجائے اسے کہا کہ **الاتقان فی علوم القرآن** اور اس طرح کی دیگر کتب لے کے آؤ۔ اس دوران مَیں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک طالبعلم سے کہا کہ یہ قواعد کی اصطلاح میں إشباع کہلاتا ہے۔ یعنی دراصل نُلْزِمُكُمْهَا ہے جو کہ پڑھنا مشکل ہے اس لئے میم کی جزم کو پیش میں تبدیل کر کے اس کو اشباع کرتے ہوئے واؤ میں بدل دیا گیا ہے۔ بہرحال سائل جب مطلوبہ کتب لے آیا تو اس میں یہی بات مذکور تھی۔ لیکن مولوی نے اپنی طرف سے تو ایک لفظ نہیں بتایا تھا۔ شاید اپنی خفگی مٹانے کے لئے یا علمیت جتانے کیلئے کہا: شُفْتَ الْعِلْمَ؟ یعنی دیکھا مَیں نے تجھے کیسا عظیم الشان علمی نقطہ نکال کے دیا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں سب علماء کا یہی حال تھا۔ بعض بڑے پائے کے عالم تھے۔ ان میں سے مجھے اپنے عربی کے استاد بہت پسند تھے۔ وہ عربی زبان کے عاشق تھے اور ہمیشہ فُصْحٰی بولتے تھے۔ لیکن اس کے بالمقابل فقہ کے استاد تھے جو ہمیشہ عامیہ زبان میں ہی پڑھاتے تھے۔ میں نے کئی بار کہا بھی کہ میں پاکستان سے فُصْحٰی عربی سیکھنے آیا ہوں۔ اس پر وہ ایک دو جملے فُصْحٰی کے بولتے لیکن پھر اپنی ڈگر پر آجاتے۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ سگریٹ پیتے تھے اور کلاس میں بھی اس شغل سے باز نہیں آتے تھے۔

ازہری عالم کی معذرت اور ٹیکسی ڈرائیور کا اصرار

اسی طرح ایک دفعہ ہمارے مخلص احمدی مکرم ابراہیم بخاری صاحب نے کہا کہ میرا ایک دوست ہے جس نے ازہر سے ایم اے کیا ہوا ہے۔ مَیں آپ کا اس سے تعارف کروا دیتا ہوں آپ وقتاً فوقتاً اس کے پاس چلے جایا کرنا اور اپنی فُصْحٰی کی پریکٹس کرلیا کرنا۔ ہم اس سے ملنے گئے تو ایک دو جملوں کے بعد اس نے بخاری صاحب سے کہا کہ مَیں معذرت خواہ ہوں کہ مَیں فُصْحٰی نہیں بول سکتا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان کی ساری تدریس ہی عامیہ زبان میں ہوتی تھی۔ حتی کہ کیمسٹری فزکس وغیرہ کے مضامین بھی عامیہ زبان میں پڑھائے جاتے تھے۔

اسی سیاق میں مجھے ایک اور واقعہ یاد آگیا۔ ایک دفعہ مَیں ایک ٹیکسی میں سوار ہوا اور خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور نے مجھ سے باصرار پوچھا کہ آپ بولتے کیوں نہیں ہیں؟ وہاں عموماً ٹیکسی ڈرائیور باتوں باتوں میں فری ہو جاتے تھے اور بعد میں زیادہ کرائے کا مطالبہ کرتے تھے۔ بہرحال مَیں نے اس کے سوال کے جواب میں کہا کہ مَیں تو یہاں پر فُصْحٰی عربی سیکھنے آیا ہوں لیکن اکثر لوگ یہاں پر عامیہ ہی بولتے ہیں۔ اس نے کہا مَیں آپ کے ساتھ فُصْحٰی ہی بولوں گا آپ بات کریں۔ چنانچہ راستے میں وہ بہت اچھی فُصْحٰی بولتا رہا۔ مَیں نے اسے کہا کہ آپ ٹیکسی ڈارئیور نہیں ہوسکتے۔ اس نے انکار کیا لیکن جب مَیں ٹیکسی سے اترنے لگا تو اس نے کہا کہ تمہاری بات درست ہے۔ مَیں ٹیکسی ڈرائیور نہیں ہوں بلکہ مَیں وکیل ہوں لیکن وکالت سے میرا گھر نہیں چل سکتا اس لئے فارغ وقت میں ٹیکسی چلاتا ہوں۔

مصر کی دینی اور اخلاقی حالت کے بارہ میں میرا تأثر

مصر میں عورتوں کی لباس وغیرہ کے معاملہ میں یورپ کی تقلید، عربی فصحیٰ کا بالکل نہ بولنا، قرآن کریم کی کیسٹس لگا کے باتیں کرتے رہنا یا ایسی تلاوت لگانا جس میں ہر آیت کے بعد سب سننے والے واہ واہ کہتے ہیں، وغیرہ ایسے امور تھے کہ جن کی بنا پر مصریوں کی دینی حالت کے بارہ میں میرے ذہن میں ایک منفی تاثر پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ مکرم عمرو عبدالغفار صاحب مجھے ایک دکان پر لے کر گئے جو مولوی تو نہیں تھے لیکن ازہر کے پڑھے ہوئے تھے اور ان کا لباس بھی ازہری علماء کے لباس کے مشابہ تھا۔ عمرو صاحب نے ان سے میرا تعارف کروایا تو وہ مجھے کہنے لگے تم یہاں دین سیکھنے آئے ہو؟ مَیں نے جواب دیا: ’اگر یہاں مجھے مل گیا تو‘۔ اس پر اس شخص کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مجھے عمرو صاحب نے کہا کہ یہ تم نے کیا کہہ دیا؟ مصری تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس ازہر ہے اور مصر اسلام کا قلعہ ہے، اور وہ شخص گو مولوی نہ تھا لیکن ازہر کا تعلیم یافتہ تھا اس لئے قریب تھا کہ تمہارے ساتھ الجھ جاتا۔

ایک سعید روح

مصر میں میری درسگاہ میں نائیجر کا ایک لڑکا سکالرشپ پر پڑھنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ یہ نہایت سلجھا ہوا، باحیا، محنتی اور صالح نوجوان تھا۔ اس کو بھی عربی سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا۔ اس کا نام ابوبکر تھا۔ ہماری دوستی ہوگئی اور اکثر درسگاہ، لائبریری وغیرہ اکٹھے ہی جاتے تھے۔ وہ چونکہ معمولی سے وظیفہ پر گزارا کرتا تھا۔ اتنی معمولی رقم میں کھانا پینا اور رہنا بہت مشکل ہوجاتا تھا اس لئے کبھی کبھار مَیں اس کی مدد کر دیتا تھا۔

مَیں نے آہستہ آہستہ اسے جماعت کے بارہ میں بتانا شروع کیا۔ قتل مرتد والی کتاب کے ترجمہ کی وجہ سے مجھے اس کی تمام دلیلیں یاد تھیں لہٰذا مَیں نے اسے بتایا کہ دیکھو دیگر مسلمانوں کو یہ بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اسی طرح مَیں نے آہستہ آہستہ اسے بتا دیا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور مَیں جماعت کا مبلغ ہوں اور عربی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ میری ہر بات پر اس کا مثبت ردّعمل ہوتا تھا۔ ایک دن مَیں نے اسے کہا کہ آپ نے کبھی پوچھا نہیں کہ احمدیت نے تمہیں کیا دیا؟ اس نے کہا کہ میرے ذہن میں سوال تو پیدا ہوا تھا لیکن میرا آپ کے ساتھ تعلق ایسا تھا کہ مَیں نے آپ کو اپنا استاد مانا ہے اس لئے ہمیشہ ایسے سوال سے مجتنب ہی رہا ہوں جس میں کوئی جسارت کا رنگ ہو۔ مَیں نے کہا کہ مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہمیں کیا دیا؟ آپ نے ایک تو ہمیں قرآن دیا دوسرے نماز دی۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ قرآن اور نماز تو پہلے ہی موجود ہیں پھر مسیح موعود علیہ السلام نے کیسے دیئے۔ مَیں نے وضاحت کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہر بات کو قرآن پر پرکھو، اگر تو وہ قرآن کے مطابق ہے تو اسے لے لو اور اگر اس کے خلاف ہو تو ردّ کردو۔ چنانچہ وہ حدیث جو قرآن کے ساتھ متفق ہے وہی سچی حدیث ہے اور جو قرآن کے ساتھ ٹکراتی ہے یا تو اسکی ایسی تاویل کرو جو قرآن کے ساتھ متفق ہوجائے بصورت دیگر وہ درست بات نہیں ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی گئی ہے کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے خلاف کوئی بات کرسکیں۔ یہ ایک نہایت محفوظ راہ ہے۔

اور جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپ نماز میں کبھی روئے ہیں؟ اس نے کہا: کبھی نہیں۔ مَیں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں فرمایا ہے کہ کبھی دروازے بند کر کے بے شک تکلّف سے ہی نماز میں اپنے خدا کے آگے گڑگڑا کے اپنی بخشش چاہو۔ آہستہ آہستہ طبیعت میں رقّت اور گداز پیدا ہوجائے گا اور نماز میں مزا آنے لگے گا۔ پھر خداتعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ کیونکہ انسان اپنی زبان میں اپنا مافی الضمیر آسانی سے ادا کرسکتا ہے اور ایسے الفاظ اور جملے بول سکتا ہے جن سے طبیعت میں ایک رقّت پیدا ہوتی ہے۔ اور مزا آتا ہے۔ پھر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اگر تمہیں ایسا کرنے سے نماز میں مزہ نہیں آتا تو ایک دو دفعہ ایسا کر کے رُک نہ جاؤ بلکہ اس شرابی کی طرح جس کو جب تک نشہ نہیں آجاتا وہ خم کے خم پیتا جاتا ہے، تم بھی نماز میں اپنی کوشش کرتے جاؤ اور جب تک مزا نہ آنا شروع ہو جائے تھکو نہیں۔ اور خدا سے دعا کرو کہ مَیں اندھا ہوں ایسا نہ ہو کہ اندھا ہی رہ جاؤں، تو مجھے اپنی طرف آنے کے راستے بتا۔ چنانچہ مَیں نے اسے کہا کہ اب تم اپنی مسجد میں یا اپنے کمرے میں کسی ایسے وقت میں نماز پڑھنا جب وہاں کوئی اور نہ ہو۔ اور کوشش کرنا کہ خدا کے سامنے اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے رو کر دعا کرو۔ چنانچہ وہ دوسرے یا تیسرے دن صرف یہ بتانے آیا کہ وہ زندگی میں نماز میں پہلی دفعہ رویا ہے اور اسے ایک ناقابل بیان مزا آیا ہے۔ مَیں نے اسے کہا کہ یہ چیز ہمیں مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر دی ہے۔ یہ نوجوان بہت متاثر تھا۔ اور ایک پکے ہوئے پھل کی طرح تھا جو کسی وقت بھی صرف ہاتھ لگانے سے احمدیت کی جھولی میں آسکتا تھا۔ لیکن ایک تو احتیاط کے نقطۂ نظر سے دوسرے اچانک مجھے اپنے ویزے کے سلسلہ میں جلدی کارروائی کرنی پڑی اور اس افراتفری میں مَیں اس سے تسلی کے ساتھ اس بارہ میں بات نہ کرسکا۔ تاہم مَیں نے قاہرہ میں اور اس کے اپنے ملک میں اس کا ایڈریس لے لیا۔ پھر یہاں لندن سے بارہا اس سے رابطہ کی کوشش کی لیکن رابطہ نہیں ہوسکا۔ اور اس بات کا مجھے آج تک بہت زیادہ افسوس ہے۔

قصہ ایک خواب کا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خلافت کا غالباً پہلا سال تھا جب مجھے مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اعتکاف کے بارہ میں حکم یہ ہے کہ 20 رمضان المبارک کی صبح سورج نکلنے سے قبل اعتکاف بیٹھ جانا چاہئے لیکن ہم جامعہ کے ہوسٹل سے جاتے جاتے لیٹ ہوگئے اور سورج نکل آیا تھا۔ اس لئے میرے ذہن میں اسی وقت سے خلش پیدا ہوگئی کہ نہ جانے یہ اعتکاف قبول بھی ہوا ہے یا نہیں۔ بہرحال نوافل ادا کئے اور دعا کی تو رات کو خواب میں دیکھا کہ شدید گرمی کے دن ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ظہر کی نماز پڑھائی ہے۔ اس کے بعد حضور مسجد مبارک میں مشرقی جانب جہاں وضو کی جگہ ہے چل پڑتے ہیں۔ مَیں بھی ساتھ ساتھ ہو لیتا ہوں اور حضور انور کی جوتیاں اٹھا لیتا ہوں۔ حضور انور مجھے مصافحہ کا شرف بخشتے ہیں۔ چلتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ منفتاح کے بعد جو رعمسیس نامی فرعون ہوا تھا اس کے بارہ میں مجھے تحقیق چاہئے۔ مَیں نے عرض کیا ٹھیک ہے حضور۔ فرمایا: لیکن یہ بڑا مشکل کام ہے۔ جب حضور یہ فرما رہے ہیں اس وقت میں محسوس کرتا ہوں کہ شدت گرمی کی وجہ سے مسجد کے صحن میں میرے پاؤں جل رہے ہیں۔ مَیں عرض کرتا ہوں کہ حضور مَیں کوشش کروں گا۔ پھر حضور فرماتے ہیں کہ یہ بہت مشکل کام ہے۔ اسی طرح بات کرتے کرتے ہم صحن کے آخر پر پہنچ جاتے ہیں جہاں مَیں حضور انور کی جوتیاں رکھ دیتا ہوں اور حضور پہن کر مشرق کی جانب تشریف لے جاتے ہیں۔ جب مَیں واپس مڑتا ہوں تو سامنے مکرم محمد الدین صاحب ناز کھڑے نظر آتے ہیں وہ کہتے ہیں تم بڑے خوش قسمت ہو۔ اس طرح یہ خواب ختم ہوجاتی ہے۔

اس خواب سے مجھے تسلی ہوگئی کہ اعتکاف کے بارہ میں مجھے جو وسوسہ لاحق تھا وہ درست نہیں ہے اللہ فضل فرمائے گا۔ انہی دنوں میں مَیں جامعہ سے فارغ ہوا تھا۔ اور جب مجھے مصر جانے کا اتفاق ہوا اور حضور انور کے ارشاد کے مطابق براستہ لندن جانے کی کوشش کی گئی لیکن کامیابی نہ ہوئی تو مجھے حضور انور کی ملاقات کے شرف سے محروم رہنے کا بہت افسوس ہوا۔ بہرحال مصر پہنچنے کے چھ ماہ بعد مجھے یہ خواب یاد آئی تو مَیں نے حضور انور کی خدمت میں لکھ دی اور ساتھ یہ بھی لکھا کہ مجھے معلوم نہیں یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔ حضور انور نے فرمایا: یقیناً یہ رحمانی خواب ہے اور مجھے اس تحقیق کی ضرورت ہے۔ واقعۃً یہ تحقیق مشکل ہوگی۔ لیکن آپ یہ کریں اور ساتھ ساتھ مجھے مطلع کرتے جائیں۔ چنانچہ مَیں نے مکرم ابراہیم بخاری صاحب کی مدد سے ایک آدمی تک رسائی حاصل کی جس کے ذریعہ مصری عجائب گھر سے ملحقہ اس خاص لائبریری کا کارڈ بنوالیا جس میں فرعون سے متعلق پرانی کتب موجود ہیں۔

اب مَیں تحقیق اس نہج پر کر رہا تھا کہ کسی طرح ثابت ہوسکے کہ فرعون سمندر میں ڈوب کر مرا تھا۔ لیکن مجھے اس کا کوئی ثبوت نہ ملتا تھا۔ اس دوران مجھے فرانسیسی سائنسدان مورس بکائے (جو فرعون کے بارہ میں قرآنی حقائق کے ثابت ہونے کی وجہ سے مسلمان ہوگیا تھا) کی اس موضوع پر کتاب بھی ملی۔ جب حضور انور کی خدمت میں اس کا ذکر کیا گیا تو حضور نے فرمایا اس کا مجھے پتہ ہے آپ اس کو چھوڑ واور اپنی تحقیق جاری رکھو۔ بہرحال مَیں نے پوری کوشش کی لیکن تحقیق کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ جب مَیں لندن آیا تو یہ ساری تحقیق بھی اپنے ساتھ لے آیا۔ رمضان المبارک میں حضور انور نے درس شروع کیا تو اس درس کے دوران جب آیت قرآنی فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ (یونس:93) کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ مومن سے پوچھیں اس کی تحقیق کا کیا بنا وہ مصر میں فرعون کے غرق ہونے کے بارہ میں تحقیق کرتا رہا ہے۔ مَیں نے اس وقت کے پرائیویٹ سیکرٹری نصیر احمد قمر صاحب سے عرض کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تحقیق بہت مشکل تھی لیکن یہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی۔ مجھے فرعون کے غرق ہونے کا کوئی حوالہ نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی تحقیق ہے وہ حضور انور کی خدمت میں پیش کردیں۔ جب حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ فرعون کے ڈوب مرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا تو حضور نے فرمایا یہی تو مَیں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ نکالا گیا اور بعد میں اس نے حکومت کی۔ لیکن وہ اس وقت ایک زندہ لاش سے زیادہ اور کچھ نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے قہر کا نشانہ بنایا کہ وہ باوجود اس کے کہ دوبارہ تخت حکومت پر جا بیٹھا لیکن محض ایک زندہ لاش کی طرح تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے عبرت کا نشان بنا ڈالا۔

کتاب ''قتل مرتد کی سزا کی حقیقت'' کے عربی ترجمہ کی اشاعت

حضور رحمہ اللہ کے خطاب کا عربی ترجمہ ''حقیقۃ عقوبۃ الردّۃ فی الاسلام'' چھپا تو اس کے بعد حضور انور نے اپنے یورپ کے دورہ میں خاکسار کو بھی ازراہ شفقت شاملِ وفد فرمایا۔ اس دورہ کے دوران حضور نے مجھے فرمایا کہ مختلف عرب ملکوں او رلائبریریوں اور بڑی بڑی شخصیات کے ایڈریس اکٹھے کر کے یہ کتاب سب کو بھجواؤ کیونکہ یہ بہت ہی خطرناک عقیدہ ہے اس کا سدّ باب ہونا چاہئے۔

عالمگیر غلبۂ اسلام کی مہم میں عالمِ عرب کی اہمیت

اس دورہ کے دوران حضور انور نے خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقعہ پر عربوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ جب تک عرب ایک بہت بڑی تعداد میں احمدی نہیں ہوتے اس وقت تک عالمِ اسلام احمدیت کی آغوش میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ عالمِ اسلام دین میں عالم عرب کو فالو (Follow) کرتا ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ عالمِ عرب سے ایک اچھی تعداد میں لوگ احمدی ہوجائیں پھر عالمِ اسلام بھی کثرت سے جماعت میں داخل ہوجائے گا۔

آج کل بفضلہٖ تعالیٰ عالم عرب کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے اور عرب بھی بکثرت احمدیت کی آغوش میں آتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئے جب تمام عالمِ اسلام بھی کثرت کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوجائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

مولانا دوست محمد شاہد (مرحوم) مؤرخ احمدیت

تھا فدائے دین احمد ، احمدیت کا سفیر
ہوگیا نظروں سے اوجھل ایک سلطان نصیر
احمدیت کے شجر کا ایک شیریں تھا ثمر
جگمگایا عمر بھر مانندِ تابندہ سحر
وقف کے ہر اک تقاضے سے ہوا تھا آشنا
بے بدل عالم ، مدبّر ، باوفا و باخدا
اک مقرر جس کو ہر دل نے کہا تھا آفریں
بات ہر ایک تھی مؤثر ہو گئی تھی دلنشیں
اک مؤرخ جو ہمہ گیری میں تھا اپنی نظیر
بحرِ عرفاں سے سدا چنتا رہا موتی خطیر
حاسد و ظالم کے ہاتھوں بندۂ عاجز ، فقیر
یوسفی سنّت پہ چل کر ہو گیا اک دن اسیر
انتخابِ مصلح موعودؓ ، ناصرؒ کی نظر
پڑ گئی جس شخص پر وہ ہو گیا یکتا گُہر
التفاتِ طاہرؒ و مسرور سے مسرور تھا
اک رضا جوئی کا طالب حمد سے معمور تھا
طاعتِ معروف کا ہر حق ادا اس نے کیا
ہر خلیفہ سے نیا اک جامِ خوشنودی لیا
ایک عالم کی جدائی پر ہے ، پُر نم آسماں
حق کی جانب جو چلا ہے چھوڑ کر بزمِ جہاں

(صادق باجوہ۔ میری لینڈ)

ا ٹھ گیا بزم جہاں سے اور اک عالی وقار
باغ احمد کا شجر اک خوشنما اور سایہ دار
منکسر ، عاجز ، وہ خادم دین کا ، سلطان نصیر
رحمتیں مولیٰ کی ہوں تربت پہ اس کی بے شمار
کاتب احوالِ ملّت ۔لمحہ لمحہ کا امیں
مخزنِ تاریخ ۔ تحریر و بیاں کا شاہسوار
وقف تھے اوقات اس کے دیں کی خدمت کے لئے
روک تھی کوئی ، نہ تھی خدمت کسی میں کوئی عار
معجزۂ قوتِ قدسی سے اک عاجز دیا
یوں چمک اٹھا کہ جیسے شمس ہو نصف النہار
جو کمر بستہ ہوا دیں کے لئے فائز ہوا
نعمتیں اس راہ میں ملتی ہیں بے حد و شمار
جو ہیں اللہ کے ، نہیں ان کے نصیبوں میں شکست
روک سکتا ہی نہیں کوئی انہیں دشمن کا وار
قلب صافی پر ہوا نازل فلک سے نورِ حق
یوں قلم چلتا گیا کہ جیسے تیغِ تیز دھار
یا الٰہی مجھ سے عاصی کو بھی کر تقویٰ عطا
لوگ کہہ اٹھیں کہ طاہر ہوگیا انجام کار

(طاہر عارف)

خطبہ جمعہ

پاکستان، ہندوستان اور بعض عرب ممالک میں احمدیوں کی مخالفت اور ان پر مظالم میں شدت۔

اگر دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس سے جماعتی زندگی کو متاثر کر رہے ہیں یا احمدیوں کے ایمانوں کو کمزور کر رہے ہیں تو یہ دشمن کی بھول ہے۔ یہ مخالفتیں ہمیں ترقیات کی طرف لے جانے والی ہیں۔ شہید احمدیوں کے خون کا ہر قطرہ جہاں ان کی اخروی زندگی میں ان کے درجات بلند کرتا چلا جا رہا ہے وہاں جماعتی زندگی کے بھی سامان پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

آجکل کے حالات میں افراد جماعت کو دنیا میں ہر جگہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پاکستان میں جس طرف حالات جا رہے ہیں لگتا ہے کہ احمدیوں کو پاکستان میں خاص طور پر ابھی مزید امتحانوں سے گزرنا پڑے گا۔

ابتلاؤں میں اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ۔ پہلے سے بڑھ کر ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرو اور یہ مضبوطی پیدا کرتے ہوئے ظاہری اعمال کو بھی بہتر کرو اور عبادتوں کے معیار بھی بہتر کرو اور پھر دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ تمہاری مدد کے لئے آتا ہے۔

(مکرم اعظم طاہر صاحب آف اوچ شریف کی شہادت، مکرم ریاض احمد صاحب اور مکرم امتیاز احمد صاحب جو پشاور میں ایک بم دھماکہ کے نتیجہ میں شہید ہو گئے۔ مکرم چوہدری انور کاہلوں صاحب (سابق امیر جماعت یوکے) اور مکرمہ منصورہ وہاب صاحبہ بنت مکرم عبدالوہاب آدم صاحب آف گھانا کی وفات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 2/اکتوبر 2009ء بمطابق 2/اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۔الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۔قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۔وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ (سورة البقرة آیات 154 تا 158)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اُن مومنوں کا نقشہ کھینچا ہے جو جب کسی ابتلا یا امتحان میں پڑتے ہیں تو ان کا ایمان کبھی ڈانواڈول نہیں ہوتا۔ بلکہ ابتلاؤں کے ساتھ ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور پہلے سے زیادہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔

ان آیات کا مَیں ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ فرمایا کہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔ ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

جیسا کہ پہلی آیت سے ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صبر اور صلوٰۃ کی تلقین فرمائی ہے۔ گویا یہ دو خصوصیات ایسی ہیں جو ایک مومن میں ہونی چاہئیں اور خاص طور پر ان کا اظہار مشکلات کے وقت یا ابتلا کے وقت ہونا چاہئے یہ بظاہر مختصر الفاظ ہیں لیکن اس کے وسیع معانی ہیں۔ صبر کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ انسان تکلیف پہنچنے پر شکووں اور رونے دھونے سے بچے اور ابتلا کو اگر وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو بغیر کسی شکوے اور شکایت کے برداشت کرے۔ کیونکہ یہ شکوے اور کسی نقصان پر رونا جذباتی حالت میں بعض دفعہ ایسے فقرات منہ سے نکلوا دیتا ہے جو خدا تعالیٰ سے شکوہ اور کفر بن جاتے ہیں۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ثبات قدم دکھاؤ، ثابت قدمی دکھاؤ۔

تیسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے ان پر عمل کرو۔ اور پھر اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نواہی سے بچاؤ۔ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے بچاؤ۔ پس صبر میں دو ذرائع استعمال کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ برداشت، ہمت اور حوصلہ رکھتے ہوئے ہر تکلیف اور مشکل اور امتحان پر ثابت قدم رہو۔ تمہارے قدموں میں کبھی کوئی لغزش نہ آئے۔ تمہارے ایمان میں لغزش نہ آئے۔ اور دوسرے یہ کہ جو اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارو اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکے رہو۔ اور پھر صبر کے ساتھ ہی صلوٰۃ کا لفظ استعمال کر کے دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی مزید تلقین فرمائی۔

مختلف لغات میں صلوٰۃ کے جو معنے لئے گئے ہیں ان کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ نماز کی طرف توجہ کرو، نماز کے علاوہ بھی دعاؤں پر زور دو۔ دین پر مضبوطی سے قائم رہو۔ استغفار کی طرف توجہ کرو۔ ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کرو۔ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔

پس اس آیت میں ایک حقیقی مسلمان کی یہ خوبی بیان فرما دی کہ ہمیشہ ابتلا اور مشکلات میں کامل صبر اور حوصلے سے تکالیف کے دَور کو برداشت کرو۔ کسی حالت میں بھی تمہارے نیک اعمال بجالانے اور اعلیٰ خلق کے اظہار میں کمی نہ آئے۔ اور نمازوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی اور درُود شریف پڑھنے کی طرف اس تکلیف کے دور میں، ابتلاء کے دور میں زیادہ توجہ دو اور اس سوچ اور عمل کے ساتھ جب تم خدا تعالیٰ کی مدد مانگو گے اور اس پر استقلال سے قائم رہو گے، مستقل مزاجی دکھاؤ گے تو پھر ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ ابتلاؤں کا دَور جو عارضی ہے تمہیں کامیابیوں اور فتوحات سے ہمکنار کرے گا۔ ایک مومن کا آخری سہارا تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ یا تو کوئی احمدی، نعوذ باللہ، یہ کہے کہ مَیں خدا کو نہیں مانتا اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں خدا تعالیٰ پر ایمان کمزور ہوا وہاں وہ احمدی، احمدی ہی نہیں رہتا۔ خود احمدیت ختم ہو جاتی ہے، اسلام اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ پس جب ایک احمدی مسلمان کا خدا تعالیٰ پر ایمان بالغیب ہے تو اس بات پر بھی کامل یقین ہونا چاہئے کہ میرا ہر حال میں سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ پس ابتلاؤں اور امتحانوں میں جو دشمن کی طرف سے مختلف طریقوں سے ہم پر آتے ہیں، عقلمندی کا تقاضا بھی ہے اور ایمان کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پھر اس ہستی سے تعلق میں پہلے سے زیادہ بڑھیں جو جائے پناہ بھی ہے اور ان ابتلاؤں اور امتحانوں سے نجات دلانے والی بھی ہے۔ اور جب ابتلاؤں میں صبر اور دعاؤں میں ایک خاص رنگ رکھ کر ہم خدا تعالیٰ کے آگے

جھکیں گے تو وہ جو سب پیار کرنے والوں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے، جو اس ماں سے بھی زیادہ اپنے بندے سے پیار کرتا ہے جو اپنے بچے کی ہر تکلیف کو اس کی محبت سے مغلوب ہو کر دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں یہ کہہ کر کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ میں تو یقیناً تمہاری مدد کروں گا جو صبر کرنے والے ہوں گے۔ ان لوگوں کی مدد کروں گا جو صبر کرنے والے اور دعا مانگنے والے ہیں۔ لیکن اگر تم میری مدد چاہتے ہو تو تمہیں بھی استقلال کے ساتھ میری بندگی کا حق ادا کرنا ہوگا اور بندگی کا حق اسی طرح ادا ہوگا جس طرح کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ابتلاؤں میں اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ۔ یہ آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔

جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبات میں بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ پاکستان میں بھی اور بعض عرب ممالک میں بھی اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی احمدیوں پر بعض سخت حالات آئے ہوئے ہیں یا ان کے لئے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان جیسے حالات تو کہیں بھی نہیں وہاں تو بہت زیادہ حالات بگڑ رہے ہیں۔ پاکستان میں بعض جگہ ظلموں کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ آئے دن مولوی کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں اور حکومت بھی ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ یا بعض جگہوں پر حکومت کے کارندے یا افسران جو ہیں افراد جماعت پر سختیاں کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ دوسرے ملکوں میں بھی احمدیوں پر بعض جگہوں میں جمعہ اور نمازیں پڑھنے پر پابندی ہے۔ حکومتی ایجنسیوں کی طرف سے بلا کے کہا جاتا ہے کہ تم نے نمازیں نہیں پڑھنی اور جمعہ نہیں پڑھنا، جمع نہیں ہونا۔ لیکن بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے حالات میں پہلے سے بڑھ کر ایمان میں مضبوطی پیدا کرو اور یہ مضبوطی پیدا کرتے ہوئے ظاہری اعمال کو بھی بہتر کرو اور عبادتوں کے معیار بھی بہتر کرو اور پھر دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ تمہاری مدد کے لئے آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

''کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے خود پاک ہونا بھی ضروری ہے)۔ فرمایا کہ ''مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو''۔

''نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور دُرود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ سے پابند نہ رہو'' وہ لوگ جو عربی نہیں جانتے ان کو فرمایا کہ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیوں؟ فرماتے ہیں کہ ''جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول ﷺ کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو''۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68-69)۔ اپنی زبان میں دعا کرو گے تو دل سے جو الفاظ نکل رہے ہوں گے اس میں اسی سے تضرع پیدا ہوگا اور وہ دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہوں گے۔

پس دعاؤں میں ایک خاص اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور جب یہ اضطراب پیدا ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کے حق میں بہتر رنگ میں دعا قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ (سورۃ النمل آیت :63) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے، جب وہ اس سے یعنی خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم اور تمام دعا کرنے والے لوگوں کو ایک دن زمین کا وارث بنا دے گا۔

پس جو دعائیں ایک خاص حالت میں اور اضطراب سے کی جائیں وہ ایک ایسا رنگ لانے والی دعائیں ہوتی ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کر دیا کرتی ہیں اور جن کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں امتحانوں اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑ رہا ہو ان سے زیادہ خدا تعالیٰ کو کون پیارا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے ساری تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ تم صبر اور دعا سے ان ابتلاؤں کو برداشت کرتے چلے جاؤ۔ ایک دن تم ہی زمین کے وارث کئے جانے والے ہو۔ پس آجکل کے یہ امتحان جن سے احمدی گزر رہے ہیں، جیسا کہ مَیں نے بتایا پاکستان میں خاص طور پر، یہ قربانیاں جو کر رہے ہیں یہ ضائع جانے والی نہیں ہیں۔ یہ قربانیاں جو احمدی کر رہے ہیں یہ آج نہیں تو کل انشاء اللہ ایک رنگ لانے والی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شکوہ کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان امتحانوں سے گزرتے چلے جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ابتلا اور امتحانوں میں سے گزرنے والے کی انتہا یہ ہے کہ جان تک کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو لوگ اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کا جانیں قربان کرنا ایک عام آدمی کے قتل ہونے کی طرح قتل نہیں ہے۔ اسلام کے ابتدائی دَور میں تو جب جنگیں نہیں ہو رہی تھیں اس وقت بھی قربانیوں کی بے انتہاء مثالیں نظر آتی ہیں اور پھر جب دوسرا دور آیا، جب مسلمانوں پر جنگیں ٹھونسی گئیں، اس وقت بھی مومنوں کی ایسی بے شمار مثالیں ہیں جن میں جانوں کے نذرانے پیش کئے گئے اور ہر دو طرح سے جو قتل ہوئے، مسلمانوں کے یہ قتل ہونے والے لوگ جو تھے انہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی بقا کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ توحید کے قیام کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ اور خدا تعالیٰ نے پھر ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو جو اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں مردہ نہ کہو وہ تو زندہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک بہت بڑے مقصد کی خاطر قربانی دی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاں جہاں ان جانیں قربان کرنے والوں کے اجر ہر آن بڑھتے چلے جاتے ہیں وہاں مومنین کی جماعت کو ان کی قربانیوں کو یاد کر کے ان کے ناموں کو زندہ رکھنا چاہئے کیونکہ ان شہداء کے ناموں کو زندہ رکھنا جماعت مومنین کی زندگی کی بھی ضمانت بن جاتا ہے۔ ان مثالوں کو سامنے رکھ کر پھر دوسرے مومن جو ہیں وہ بھی دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں کہ کس طرح قربانیاں کرنے والوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور جس قوم میں قوم کی خاطر جان دینے والے موجود ہوں وہ قومیں پھر مرا نہیں کرتیں اور پھر جو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر جانیں قربان کرنے والے ہوں ان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات ہوتی ہیں۔

آج مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کا تو خاتمہ ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی راہ میں اب کوئی قتل نہیں ہوتا جو مرنے کے بعد خود بھی ہمیشہ کی زندگی پائے اور مومنین کی زندگی کے بھی سامان کرے۔ جب آخرین نے اوّلین سے ملنے کے معیار قائم کرنے تھے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کی راہ میں جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنے تھے۔ پس اِن آخرین نے جنہوں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی جانیں قربان کرنے کے نمونے دکھائے سرزمین کابل میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور جانوں کے نذرانے پیش کر کے دائمی زندگی کے راستے ہمیں دکھائے اور اس کے بعد آج تک افراد جماعت خدا تعالیٰ کی خاطر جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے نمونے قائم کرتے چلے جا رہے ہیں اور ہر شہید احمدی کے خون کا ہر قطرہ جہاں ان کی اُخروی زندگی میں ان کے درجات کو بلند کرتا چلا جا رہا ہے وہاں جماعتی زندگی کے بھی سامان پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

پس اگر دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس سے جماعتی زندگی کو متاثر کر رہے ہیں، یا ایمانوں کو کمزور کر رہے ہیں تو یہ دشمن کی بھول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شعور نہیں رکھتے۔ جو سطحی نظر سے دیکھنے والے ہیں ان کو اس بات کا فہم ہی نہیں ہے کہ جو انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کیا ہے وہ مالی اور جانی نقصان سے رکنے والا نہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ آخر کار اسی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس آج بھی جماعت کی خاطر دی جانے والی ہر شہادت جماعت کے ہر فرد، مرد، عورت، بچے، بوڑھے میں ایک نئی روح پھونکتی ہے۔ ہر شہادت کے بعد افراد جماعت کی طرف سے جو مَیں خط وصول کرتا ہوں ان میں اخلاص و وفا اور قربانیوں کو پیش کرنے کے لئے نئے انداز پیش کئے جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بارہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ پس مخالفین کا یہ خام خیال ہے کہ ان کے احمدیوں کے جان و مال کو نقصان پہنچانے سے احمدی اپنے ایمان سے پھر جائیں گے۔ نہیں، بلکہ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہر امتحان ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتا ہے۔ اگر ان مخالفین کے خیال میں وہ اس مخالفت کی وجہ سے احمدیت کو ختم کر دیں گے تو یہ بھی ان کی خام خیالی ہے۔ جماعت کو تو بعض قوانین کی وجہ سے پاکستان میں یا بعض ملکوں میں تبلیغ کی پابندی ہے لیکن جماعت کی مخالفت میں رونما ہونے والے واقعات ہماری تبلیغ کے راستے خود بخود کھول دیتے ہیں اور کئی لوگ پاکستان سے بھی، دوسرے عرب ممالک سے بھی براہ راست یہاں خط لکھ کر بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

پس یہ مخالفتیں بھی ہمیں ترقیات کی طرف لے جانے والی ہیں۔ یہ مخالفین چند جانوں کو تو ختم کر سکتے ہیں، مالوں کو تو لوٹ سکتے ہیں، ہماری عمارتوں کو تو نقصان پہنچا سکتے ہیں، ہماری مسجدوں کی تعمیر تو رکوا سکتے ہیں لیکن ہمارے ایمانوں کو کبھی کمزور نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ امتحان اور ابتلا اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اگلی آیت میں تمام قسم کے نقصانوں کا تفصیلی سے ذکر کر کے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دی ہے۔ فرمایا تمہیں خوف سے بھی آزمائیں گے۔ اگر تم صبر اور دعا سے اس خوف

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کی آزمائش سے گزر گئے تو تمہیں خوشخبری ہو کہ تم انعامات کے وارث بننے والے ہو اور خوف کس قسم کے ہیں؟ ہر وقت دشمن کے حملوں کا بھی خوف ہے۔ مولویوں کی شرارتوں کا بھی خوف ہے۔ ذرا سی بات پہ مقدمات ہونے کا بھی خوف ہے۔ حکومتوں کے قوانین کا خوف ہے۔ حکومتی افسران کی دھمکیوں کا خوف ہے۔ لیکن مومن کسی قسم کے جتھوں، پارلیمنٹوں کے فیصلوں سے ڈر کر یا جو خوف مَیں نے بتائے ہیں ان سے کسی قسم کا خوف کھا کر اپنے ایمان کو نہ ضائع کرتے ہیں نہ ان میں کمزوری پیدا کرتے ہیں۔

پھر بھوک کے ذریعہ سے آزمانا ہے، جیسا کہ وسیع پیمانے پر اس کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں، اب بھی اِکّا دُکّا واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن 1974ء میں جماعت کے خلاف جو حالات پیدا کئے گئے تھے اور اس میں احمدیوں پر سختیاں کی گئی تھیں کہ نہ کسی کو یہ اجازت تھی کہ احمدی گھروں تک کھانے پینے کا سامان پہنچا سکے اور نہ احمدیوں کو گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت تھی کہ بازار سے جا کر کھانے پینے کا سامان لے لیں اور اگر نکل ہی جائیں تو پھر دکانداروں پر پابندی تھی کہ ان کو کسی قسم کی کھانے پینے کی چیز نہیں دینی۔

پھر مالوں کا لوٹنا ہے، آجکل بھی احمدیوں کے مالوں پر قبضہ کرنے اور ان کو ہڑپ کرنے کی جو بھی کوششیں ہو سکتی ہیں کی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی احمدی اپنے مال کو حاصل کرنے کے لئے قانونی طور پر کوشش کرے تو بعض دفعہ ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں، کہہ دیتے ہیں کہ قادیانی ہے اور اس نام سے ہی کہ یہ قادیانی ہے یا احمدی، بعض انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے لوگ جو ہیں یا انتظامی افسران بھی جو ہیں وہ احمدیوں کی دادرسی نہیں کرتے۔ جماعتی طور پر بھی 1974ء میں ربوہ کی زمین کا ایک حصہ حکومت نے مولویوں کے سپرد کر دیا، قبضہ دلوا دیا جہاں آجکل مسلم کالونی آباد ہے اور کچھ عرصہ پہلے جماعت کی زرعی زمین جو ٹی آئی کالج کے نئے کیمپس کے ساتھ تھی، اور ربوہ کی ایک اوپن سپیس (Open space) جو دارالنصر میں ہے اس پر بھی حکومت نے یہ فیصلہ کر کے کہ یہ ہماری جگہ ہے ناجائز قبضہ کر لیا۔

پھر اولادوں اور جانوں کے ذریعہ آزمایا جاتا ہے۔ بچوں کے تعلیمی کیریئر جو ہیں وہ برباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکولوں میں بچوں کو اس طرح تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ بچہ بے دل ہو کر سکول ہی نہ جائے۔ کچھ عرصہ پہلے فیصل آباد میں میڈیکل کالج میں یہی ہوا تھا کہ طلباء کو پڑھائی سے روکا گیا۔ لیّہ میں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ چار بچوں پر ظلم کرتے ہوئے انہیں جیل میں ڈالا گیا۔ اگر ان کے والدین بچوں کے احمدیت سے توبہ کا اعلان کر دیتے تو وہی مقدمہ جو مولویوں نے ہتک رسول کا ان بچوں کے خلاف بنوایا تھا فوری طور پر بدل جاتا۔ کیونکہ وہ یہی چاہتے تھے کہ احمدی کسی طرح خوف سے اپنے ایمان سے پھر جائیں۔ تو یہ ان لوگوں کی چالیں ہیں کہ احمدیوں کو ہر قسم کے ابتلاؤں سے گزار کر احمدیت سے ہٹایا جائے۔ لیکن نہیں جانتے کہ احمدی تو حقیقی مسلمان ہیں اور قرآن کریم میں لکھے ہوئے ہر ہر حرف پر یقین رکھتے ہیں۔ انہیں تو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ ان ذرائع سے آزمایا جائے گا۔ پس ثابت قدم رہنا اور انجام کا انتظار کرنا اور ہر مصیبت پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا یعنی ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، یہی احمدی کا وطیرہ ہے۔ یہ جو دکھ دیئے جاتے ہیں یا دیئے جائیں گے ان پر صبر ہی ہے جو احمدی نے ہر وقت دکھانا ہے۔ اور صبر یہی ہے کہ دکھ محسوس تو بے شک کرو لیکن اس دُکھ کی وجہ سے اپنے ہوش و حواس کبھی نہ کھونا۔ شکوے شکایتیں کبھی نہ کرنا۔ بلکہ ہر نقصان پر ہر ابتلا پر خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنی ہے۔ اس یقین پر قائم ہونا ہے کہ بے شک یہ ابتلا یا امتحان ہے لیکن عارضی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں میرے حق میں انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی کرے گا۔ ہر قسم کے نقصان پر یہ سوچ رکھنی ہے کہ میری جان بھی، میری اولاد بھی، میرا مال بھی اور میری جائیداد بھی اس دنیا کی عارضی چیزیں ہیں اور اگر یہ خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کی جا رہی ہیں تو مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا پہلے سے بڑھ کر وارث بننے والا ہوں۔ جب انسان اِنَّا لِلّٰہِ کہتا ہے تو اس یقین پر کامل طور پر قائم ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور جو ہمارے مال، اولاد ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کے ہیں۔ پس اگر وہ چاہتا ہے کہ یہ نعمتیں جو اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں وہ واپس لے لے تو اس پر ہمیں کسی قسم کا جزع فزع کرنے اور رونے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم بھی اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اور جب ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اخروی زندگی میں اس دنیا سے بہتر سامان ملنے والے ہیں۔ پس جب ایک مومن کی یہ سوچ ہوتی ہے تو دنیاوی نقصانات جو اُسے کسی وجہ سے پہنچ رہے ہوں اس کے لئے عارضی افسوس کا باعث تو بن سکتے ہیں لیکن زندگی کا روگ نہیں بن جایا کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلا کو بُرا نہ جانو اور بُرا وہی جانے گا جو مومن کامل نہیں ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے۔ مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم اور ہمارے متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخر کار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔ کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش رہتے ہیں اور اسی میں رہنا پسند کرتے ہیں اور رہتے ہیں۔) ’’ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں‘‘۔ (الحکم جلد 7 نمبر 11 مورخہ 24/مارچ 1903ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 605)

پس یہ ردّعمل ہے جو ہر احمدی کا ہونا چاہئے اور جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک افراد جماعت نے اظہار کیا ہے اور یہی ردّعمل ہماری ترقی کی علامت ہے۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ بیشک یہ ہمارا فرض ہے کہ امتحانوں اور ابتلاؤں سے بچنے کی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہوا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصیبت اور امتحان آ جائے تو پھر ثبات قدم بڑی اہم شرط ہے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا اجر حاصل کرنے والا بنائے گی۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کا رتبہ پانے والے ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔ صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبریاں ہیں اور بہت خوشخبریاں ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر دیا ہے۔

ماموریں کو اور ان کی جماعتوں کو جو مشکلات آتی ہیں اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ’’کوئی مامور نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں۔ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کیا گیا۔ مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے۔ (یعنی ساری تکلیفوں کا جو انجام ہے وہ بہتر ہوتا ہے)۔ اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموریں کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردے وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اَور دنیاداروں میں اور ان میں کیا فرق ہوتا‘‘۔ (اگر آرام اور صرف نعمتوں والی آسائش والی زندگی ہوتی اور کوئی تکلیفیں نہ برداشت کرنی ہوتیں تو فرمایا کہ پھر دنیادار میں اور الٰہی جماعت میں فرق کیا رہ گیا)۔

فرماتے ہیں: ’’پلاؤ زردے کھا کر حمداً للہ وشکراً للہ کہنا آسان ہے‘‘۔ اگر آسانیاں ہی آسانیاں ہوں۔ کھانے پینے کو ملتا جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا بڑا آسان ہے’’ اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے‘‘۔ (اصل بات یہ ہے کہ جب مشکلات آتی ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر جو ہے وہ اسی دل اور شوق اور جذبے سے ہونا چاہئے جیسا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ملنے پر ہوتا ہے۔) فرمایا ’’ماموریں اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں۔ ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔ طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کَذَّبُوْا کے یہی معنے ہیں۔ دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے۔ جب مصائب آئیں تو وہ الگ ہو جاتے ہیں‘‘۔ (یہ کمزور ایمان والے میں اور پکے میں امتحان ہے۔ جب مشکلیں آتی ہیں تو پھر ان کے قدم رک جاتے ہیں۔ لیکن جو مضبوط ایمان والے ہوتے ہیں وہ مشکلوں میں بھی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں۔ خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔ رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے‘‘۔ (زیادہ آسائشوں میں اور رنگ رلیوں میں رہو تو اللہ تعالیٰ سے رشتہ ختم ہو جاتا ہے)۔ ’’خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے‘‘۔ (اس ابتلا سے بندے کی جو عظمت ہے، بڑائی ہے، اس کے ایمان کی مضبوطی ہے وہ ظاہر ہوتی ہے)۔ ’’مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکّہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (الفتح:02) کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے۔ غفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرّع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں‘‘۔ (البدر جلد 3 نمبر 10 مورخہ 8/مارچ 1904ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 613-614)

پس اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جانیں دیتے ہیں ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو خوشخبریاں دیتا ہے۔

جو آیتیں مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا پھر اعادہ فرمایا۔ پھر اسی بات کو دوہرایا ہے کہ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہیں اور جو لوگ

اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے وارث بن جائیں وہی لوگ حقیقی ہدایت یافتہ ہیں۔ کیونکہ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس لئے برکتیں اور مغفرت ترجمہ ہوگا۔ یعنی صبر اور دعا کا مظاہرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور مغفرتوں کے ایسے نظارے دیکھیں گے جو اُن کے روحانی مدارج بلند کرنے والے ہوں گے۔ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ کہ اللہ تعالیٰ کوئی دعائیں نہیں دے رہا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو مغفرت اور رحمتیں پہنچ رہی ہیں۔ اور جب رحمتیں اور برکتیں پہنچ رہی ہوں تو ایسے لوگوں کے روحانی مدارج جو ہیں بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ان کے شامل حال رہے گی۔ ایسے لوگوں کے دنیاوی نقصانات بھی خدا تعالیٰ پورے فرما دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی قسم کی قربانی پیش کرنے والے کسی احمدی کے ہاتھ میں مخالفین نے اپنی خواہش کے مطابق کبھی کشکول نہیں پکڑایا نہ پکڑا سکے۔ بلکہ کشکول انہی کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے احمدیوں کو تکلیفیں پہنچائی ہیں اور آئین اور قانون کی اغراض کی خاطر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی اس واضح تائید کے بعد بھی ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی اور یا سمجھنا نہیں چاہتے تو پھر کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ ہم تو دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

پھر اسی آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور برکت کو حاصل کرنے والا ہو، وہی حقیقی ہدایت یافتہ ہے اور اس وجہ سے، ہدایت پانے کی وجہ سے پھر ہدایت میں ترقی کرتے چلے جانے والا ہے اور ایسے لوگ کیونکہ مشکلات اور مصائب میں صبر اور دعا سے کام بھی لے رہے ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت بھی فرماتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لقاء کے نئے راستے انہیں دکھائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہر احمدی کو مشکلات سے بچائے۔ لیکن اگر الٰہی تقدیر کے مطابق کسی کو امتحان میں سے گزرنا ہی پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ صبر اور دعا کے ساتھ اس سے گزرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہمیشہ ہماری راہنمائی بھی فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”جب مَیں آپ کی ان تکلیفوں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ان کریمانہ قدرتوں کو جن کو مَیں نے بذات خود آزمایا ہے اور جو میرے پر وارد ہو چکے ہیں تو مجھے بالکل اضطراب نہیں ہوتا۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ خداوند کریم قادر مطلق ہے اور بڑے بڑے مصائب شدائد سے مخلصی بخشتا ہے۔ اور جس کی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہے ضرور اس پر مصائب نازل کرتا ہے تا اسے معلوم ہو جائے۔ کیونکہ وہ نومیدی سے امید پیدا کرسکتا ہے۔ غرض فی الحقیقت وہ نہایت ہی قادر و کریم و رحیم ہے“۔ (مکتوبات جلد پنجم۔نمبر 2صفحہ 20-21۔ مکتوب نمبر 14 بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد اول صفحہ 620)۔ (ان ابتلاؤں سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہو گئے۔ اس ابتلاء میں بھی وہ کریم اور رحیم ہے)۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”گو کیسے عوارض شدیدہ ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کی راہیں ہمیشہ کھلی ہیں۔ اس کی رحمت کا امیدوار رہنا چاہئے۔ ہاں اس وقتِ اضطراب میں توبہ و استغفار کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو شخص کسی بلا کے نزول کے وقت میں کسی ایسے عیب اور گناہ کو توبہ نصوح کے طور پر ترک کر دیتا ہے جس کا ایسی جلدی سے ترک کرنا ہرگز اس کے ارادہ میں نہ تھا۔ تو یہ عمل اس کے لئے کفارہ عظیم ہو جاتا ہے“۔ (اگر کوئی بلا آئے کوئی مصیبتیں آئیں، کوئی امتحان آئیں تو اس وجہ سے اگر کوئی اپنی کسی برائی کو چھوڑتا ہے، کسی گناہ کو ترک کرتا ہے اور اس سے سبق حاصل کرتا ہے تو فرمایا کہ پھر اس کے لئے یہ ایک کفارہ عظیم بن جاتا ہے) ”اور اس کے سینہ کے کھلنے کے ساتھ ہی اس بلا کی تاریکی کھل جاتی ہے اور روشنی امید کی پیدا ہو جاتی ہے“۔ (مکتوبات جلد پنجم نمبر 2صفحہ84۔ مکتوب نمبر 61۔ بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد اول صفحہ 620)۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو جہاں انسان کا سینہ کھلتا ہے ان بلاؤں کی وجہ سے جو اندھیرا پھیلا ہوا ہے وہ بھی روشنی میں بدل جاتا ہے اور روشنی کی امید پیدا ہو جاتی ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے بتایا آجکل بھی جو حالات ہیں ان میں افراد جماعت کو دنیا میں ہر جگہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اپنی غلطیوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ انفرادی کوششیں ہی ہیں جو جب ہر فرد جماعت کرتا ہے تو وہ جماعتی دھارے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور یہ اکٹھی ہو کر، جمع ہو کر جب آسمان کی طرف جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کو کھینچ کر لاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس روح کے ساتھ خاص دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ جس طرف حالات جا رہے ہیں لگتا ہے کہ احمدیوں کو پاکستان میں خاص طور پر ابھی مزید امتحانوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ یہ سمجھتے ہیں کہ احمدی آسان ٹارگٹ ہیں اس لئے اس ذریعہ سے ہم جو ملک میں دوسری افراتفری ہے ختم کر کے توجہ صرف احمدیوں کی طرف پھیر دیں تو مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ان بیوقوفوں کو نہیں پتہ کہ وہ احمدیوں کو نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ لاشعوری طور پر ان لوگوں کے ہاتھ میں کھلونا بن کر جو ملک کو توڑنا چاہتے ہیں ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس پاکستان کے لئے بھی بہت زیادہ دعا کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

آج مَیں پھر ایک شہید کا جنازہ پڑھاؤں گا جنہیں گزشتہ دنوں شہید کیا گیا۔ ان کا نام محمد اعظم طاہر صاحب ہے۔ اوچ شریف کے رہنے والے ہیں، ان کے والد کا نام حکیم محمد افضل صاحب ہے۔ 26 ستمبر کو ان کو شہید کیا گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ اپنے بھائی کے گھر سے، ان کے کسی بچے کی شادی میں شامل ہو کر ساڑھے آٹھ بجے کے وقت اپنی بیٹی اور بچوں کے ہمراہ آ رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ پر جہاں آبادی کم تھی دو افراد نے انہیں پستول دکھا کر روکا۔ بیٹی اور بچے زمین پر گر گئے اور موٹر سائیکل کا بیلنس نہیں رہا۔ یہ بچوں کو اٹھانے کے لئے جب آگے بڑھے ہیں تو پھر حملہ آور ان کے بہت زیادہ قریب آ گئے اور پستول ان کی کنپٹی پر رکھ دیا۔ انہوں نے کہا جو تم نے لینا ہے وہ لے لو اور جان چھوڑو۔ لیکن انہوں نے وہیں ان کی کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ یہ طبّ کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے حکمت پڑھی تھی اور اپنی آبادی میں جہاں یہ پریکٹس کرتے تھے کافی ہر دلعزیز تھے۔ موصی بھی تھے۔ 51 سال ان کی عمر تھی، بڑے خوش اخلاق ملنسار جماعت کے مخلص کارکن، اطاعت کرنے والے، مہمان نوازی کرنے والے، دعاؤں اور نمازوں کی بڑی پابندی کرنے والے۔ آجکل بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے جو یادگار ہیں۔ اسی طرح ان کے پانچ بھائی اور بہنیں ہیں اور ان کے ایک بھائی مربی سلسلہ بھی ہیں۔ والد بھی ان کے حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے بیوی بچوں اور والدین کو صبر اور دعا کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے پیارے اور ہمارے پیارے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہوتی رہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے۔

دو اور شہید بھی ہیں جو جماعتی وجہ سے تو نہیں لیکن دہشت گردی جو آج کل ملک میں عام ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے اور ملک کو دولخت کرنے کی طرف یہ لوگ جا رہے ہیں، پھاڑنے کی طرف یہ لوگ جا رہے ہیں۔ اس دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں۔ یہ دو شہید۔ ریاض احمد صاحب اور امتیاز احمد صاحب۔ دونوں بھائی تھے، پشاور میں پچھلے دنوں میں بنک کے قریب بم دھماکہ ہوا ہے یہ لوگ سڑک سے گزر رہے تھے تو اس کی زد میں آ گئے اور وہیں ان کی موقع پر ہی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک کی عمر 40 سال تھی، ان کی شادی ہوئی ہے اور ان کے دو بچے ہیں اور جو دوسرا بھائی تھا ابھی 20 سال کا تھا۔ ان کا بھی شہید کے جنازے کے ساتھ ابھی جمعہ کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا۔

اسی طرح ایک جنازہ اور ہے جو یہاں یوکے، کے سابق نیشنل صدر اور امیر جماعت چوہدری انور کاہلوں صاحب کا ہے جن کی 27 ستمبر کو وفات ہوئی ہے۔ آپ لمبا عرصہ یہاں یوکے میں رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا نیشنل پریذیڈنٹ بھی رہے اور جماعت کے امیر بھی رہے۔ صدر قضاء بورڈ (یوکے) بھی رہے۔ پہلے یہ ڈھاکہ میں تھے لیکن اس سے پہلے کلکتہ میں تھے وہاں بھی امیر رہے ہیں۔ پھر ڈھاکہ میں امیر رہے ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ممبر بھی تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا۔ یہ ان کے سیکرٹری کے طور پر مختلف سفروں میں ان کے ساتھ جاتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب 1984ء میں یہاں آئے ہیں تو اس وقت قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ پہ نظر ثانی کے لئے آپ نے جو ٹیم بنائی تھی اس میں ان کو بھی شامل کیا تھا۔ خلافت سے ان کا وفا کا تعلق تھا اور واقفین زندگی اور مبلغین کی بہت عزت و احترام کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ رحمت کا سلوک فرمائے۔

ایک جنازہ اور ہے جو ہماری ایک عزیزہ منصورہ وہاب صاحبہ کا ہے۔ یہ مولوی عبدالوہاب آدم صاحب جو گھانین ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے پڑھے ہوئے ہیں جو شروع کا Batch تھا۔ ابتدائی مبلغین میں سے ہیں جو افریقہ سے وہاں پڑھنے گئے تھے، ان کی بیٹی ہیں۔ عبدالوہاب صاحب آجکل گھانا کے امیر اور مشنری انچارج ہیں۔ یہ محمد بیدو صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کو گردے کی تکلیف ہوئی۔ جس کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ چند دن پہلے ان کے گردے کا ٹرانسپلانٹ کا انتظام بھی ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی۔ 28 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا جنازہ بھی ساتھ ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کے والدین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت

مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

قیرغیز (Kyrgese) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

مکرم ارشد محمود ظفر صاحب مبلغ انچارج ونیشنل صدر جماعت احمدیہ قیرغیزستان لکھتے ہیں:

قیرغیز ترجمہ قرآن کا کام 2003ء میں شروع ہوا اور 2007ء میں مکمل ہوا اور 14؍جولائی 2008ء کو طبع ہوا۔

ابتدا میں رشین اور انگلش تراجم سے قیرغیز میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی تقریباً ایک پارہ اسی طرح مکمل کیا گیا جو کہ معیاری نہیں تھا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد ہمارے تین مرکزی مبلغین مکرم بشارت احمد صاحب شاہد، (خاکسار) ارشد محمود ظفر اور مکرم طاہر حیات صاحب جو کہ ازبک زبان کے طالبعلم تھے نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اردو ترجمہ قرآن کو مدنظر رکھ کر ازبک زبان میں ترجمہ کی سعادت حاصل کی۔ یہ ترجمہ عربی متن سے بھی دور نہیں تھا اور زبان کے قواعد وضوابط کو بھی اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھا کیونکہ مرکزی مبلغین تینوں زبانیں عربی، ازبک اور اُردو جانتے تھے۔

2004ء میں ہمارے ایک مقامی دوست Asilbek Bektenov صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب شاہد نے ازبک اور اردو تراجم قرآن کو سامنے رکھتے ہوئے قیرغیز ترجمہ شروع کیا۔ مکرم Asilbek Bektenov صاحب ترکی اور ازبک جانتے ہیں۔ قیرغیز زبان ان کی مادری زبان ہے۔ مکرم بشارت احمد صاحب ازبک اور قیرغیز زبان میں M.A. کر چکے ہیں۔

قیرغیز کی فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے ترجمہ کی چیکنگ میں غیر احمدی صحافی خاتون محترمہ Barktabasova Jumagul نے بہت کم معاوضہ پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کو صرف تقریباً 100 ڈالرز دئے جو کہ کام کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔ محترمہ ''یہ قرآن کا کام ہے'' کہہ کہ ہمیشہ رقم لینے سے انکار کرتی رہیں۔ کام مکمل ہونے پر تحفہ کی صورت میں یہ رقم ان کو پیش کی گئی۔ فجزاھا اللہ خیراً۔ ترجمہ مکمل ہونے کے بعد سب سے مشکل کام عربی متن کی پیسٹنگ کا ہوتا ہے۔ اس دفعہ ترجمہ پیسٹنگ کے لئے ربوہ نہیں بھیجنا پڑا بلکہ یہیں پر اس کام کو مکمل کرنے کی سعادت خاکسار ارشد محمود مبلغ سلسلہ کو ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل پیسٹنگ، انڈیکس اور ڈیزائننگ خاکسار نے خود کی۔

ترجمہ قرآن اپنی تیاری کے تمام مراحل سے گزر کر جولائی 2007ء میں طباعت کے لئے تیار تھا۔ اس موقع پر سب سے اہم اور مشکل مرحلہ قرآن پاک کے شایان شان طباعت میں جماعتی سٹینڈرڈ اور کوالٹی کو برقرار رکھتے ہوئے کم سے کم قیمت پر چھپوانا تھا۔ قیرغیزستان میں موجود تقریباً ہر بڑے پریس سے رابطہ کیا گیا۔ پہلے تو وہ طباعت کے لئے تیار ہو جاتے تھے لیکن جب ہم اپنے طبع شدہ تراجم قرآن اُن کو دکھاتے کہ ہمیں اس معیار کی طباعت مطلوب ہے تو وہ لیت و لعل سے کام لینا شروع کر دیتے اور اس طرح انہوں نے ہمارا کافی وقت ضائع کیا۔ جب ان تمام پریس والوں سے کوئی مثبت جواب نہ ملا تو ساری تفصیل مکرم ایڈیشنل وکیل الاشاعت صاحب کی وساطت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی جس پر حضور انور نے ازراہ شفقت قزاقستان سے چھپوانے کی اجازت عنایت فرمائی اور اس طرح الماتا (قزاقستان) کے ایک پریس کو طباعت کے لئے دے دیا گیا۔ یہ پریس سینٹرل ایشیا میں سب سے بڑا ہے۔ اس کی ڈپٹی ڈائریکٹر محترمہ Solia Ashirova احمدی خاتون ہیں جنہوں نے ہر مرحلہ پر ذاتی دلچسپی لے کر رہنمائی کی۔ پریس والوں کو جب قرآن مجید کی CD دی گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ اس میں Four Color Scheme ہے۔ اس کو CMYK Color Schems میں تبدیل کر کے دیں۔ یہ ایک نہایت پریشان کن بات تھی اس کا کوئی حل ہمارے پاس نہ تھا۔ یا تو ازسرنو پیسٹنگ کی ضرورت تھی یا پھر اسی طرح طبع کر دیا جاتا جس کا نقصان یہ ہوتا کہ پرنٹنگ غیر معیاری ہوتی۔ اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے مدد کی۔ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مبلغ سلسلہ قزاقستان کے بیٹے عزیزم سید حبیب طاہر بخاری نے کوشش کر کے اس کو CMYK color scheme میں تبدیل کر کے دے دیا اور پریس والوں کو دوبارہ مکمل تیار CD دی گئی۔

قزاقستان میں پریس سے مسلسل رابطہ اور نگرانی کی توفیق مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب کو ملی۔ فجزاھم اللہ۔

قرآن کریم کی مکمل چیکنگ کی غرض سے چھ دفعہ پڑھا گیا۔ ترجمہ، ٹائپنگ، تصحیح اور پیسٹنگ کی جن کو سعادت نصیب ہوئی ان کے نام بغرض دعا درج ہیں۔

(خاکسار) ارشد محمود ظفر، (مبلغ انچارج قیرغیزستان)، مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم Asilbek Bektenov صاحب، محترمہ Barktabasova Jumagul صاحبہ (غیر احمدی صحافی)، مکرم Taalai صاحب (ایک نو احمدی ہیں)، عزیزم سید حبیب طاہر بخاری (قزاقستان)

کاغذ کا سائز 7x100/16 ہے اور صفحات کی تعداد 1092 ہے۔

ترجمہ قرآن کے اخراجات ادا کرنے کے لئے ایک پاکستانی بزنس مین مکرم نعیم اللہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے منظوری لی تھی۔ تقریباً آٹھ پاروں تک کا خرچ انہوں نے ادا کیا تھا لیکن اس کے بعد ہمارے ترجمان مکرم اصل بیگ صاحب نے بطور معلم کام کرنے کے لئے درخواست دی جو حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔ اور اس طرح انہوں نے ترجمہ کے بقیہ اخراجات لینا بند کر دئے۔

ہمارے ترجمہ کے علاوہ قرغیز بان میں دو اور تراجم قرآن شائع شدہ ہیں۔ اس طرح ہمارا ترجمہ تیسرا ہے۔

اس کی طباعت کے اخراجات مرکز نے ادا کئے تاہم مکرم نعیم اللہ خان صاحب نے اپنی کمپنی کی طرف سے 313 کاپیوں کی طباعت کے اخراجات ادا کئے۔ اس کے علاوہ حسب ذیل نے بھی بقدر استطاعت حصہ ڈالا۔ (خاکسار) ارشد محمود ظفر، مکرم عبدالرزاق صاحب اور مکرم ڈاکٹر رانا محمد ابرار صاحب۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ قرآن کو لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے اور اس سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞۞۞۞۞۞

بوسنین (Bosnian) زبان میں ترجمہ قرآن کریم

مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ۔ مبلغ سلسلہ بوسنیا لکھتے ہیں:

''بوسنین (Bosnian) زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ پر کام کا آغاز مکرمہ فاہریہ آودچ (Fahrija Avdic) صاحبہ نے 2003ء میں کیا۔ انہوں نے یہ ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ سے کیا اور دو سالوں میں اسے مکمل کیا۔ چونکہ یہ ترجمہ اصل عربی سے براہ راست نہیں تھا اس لئے مفہوم اور معنوں کے لحاظ سے اصل ترجمہ سے بہت دور تھا۔ 2004ء میں پہلے ہم کوشش کرتے رہے کہ بوسنیا میں کسی پروفیسر سے اسے چیک کروایا جائے اور بہتر بنایا جائے لیکن اس میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ اس دوران خاکسار نے مکرمہ فاہریہ صاحبہ کے ساتھ مل کر کئی جماعتی کتابوں کا ترجمہ چیک کیا تھا تب خاکسار نے سوچا کہ مجھے خود اس پر کام کرنا چاہئے۔

مارچ 2005ء میں ہم دونوں نے اس ترجمہ پر کام شروع کیا۔ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اردو ترجمہ کو Follow کیا۔ اور دسمبر 2006ء میں ترجمہ مکمل کر لیا۔ ترجمہ کے تین دور کئے اور ہر لحاظ سے اصل عربی کے مطابق کرنے میں کامیاب ہوئے۔ تقابلی جائزہ کے لئے دو تین بوسنین ترجموں کو بھی دیکھا گیا۔ مارچ 2005ء سے دسمبر 2006ء تک مختلف اوقات میں یہ کام کیا گیا کیونکہ فاہریہ صاحبہ لندن میں قیام پذیر ہیں اور مختلف اوقات میں بوسنیا آتی رہیں۔ ترجمہ کے علاوہ قرآن کریم کی سورتوں کا تعارف اور ضروری آیات کی تشریح پر بھی کام کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا سورتوں کا تعارف اور حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ والا تعارف شامل ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تفسیری نوٹس کا ترجمہ بھی کیا گیا۔ نیز بعض جگہوں پر حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ کے تفسیری نوٹس کا ترجمہ بھی اس میں شامل کیا گیا۔

یہ سب امور ہم نے جولائی 2007ء کو مکمل کر لئے تھے۔ اس کے بعد اس میں تفصیلی انڈیکس کا اضافہ کیا گیا۔

یہ ترجمہ قرآن کریم فروری 2008ء کو جرمنی سے 2000 کی تعداد میں شائع ہوا اور اخراجات مرکز نے ادا کئے۔ مقام اشاعت CPI Books Gmbh Ulm Germany۔

ترجمہ پر کام کرنے والے احباب:

(1) مکرمہ فاہریہ آودچ صاحبہ (Fahrija Avdic)۔ (سب سے زیادہ کام انہوں نے کیا ہے)

(2) خاکسار وسیم احمد سروعہ (مبلغ سلسلہ)۔ (مکرمہ فاہریہ صاحبہ کے ساتھ شروع سے آخر تک ترجمہ کی چیکنگ کے کئی دور کئے اور عربی حصہ چیک کیا)۔

(3) آنل آلچ (Anel Alic) ۔ ایک احمدی نوجوان نے پروف ریڈنگ میں مدد دی۔

(4) میریلہ امیرووچ (Mirela Omerovic)۔ بوسنین زبان کی پروفیسر جنہوں نے زبان اور گرائمر چیک کی اور مناسب تبدیلیاں تجویز کیں۔

اس کے علاوہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ پروین احمد صاحبہ، مکرم شاہد بٹ صاحب مبلغ البانیا اور مکرم مبشر بٹ صاحب مبلغ سلووینیا نے بھی مختلف حیثیتوں سے تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے بھی ہمارے ترجمہ قرآن کو دیکھا ہے انہوں نے ترجمہ کے معیار اور تشریحات کو بہت سراہا ہے''۔

۞۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

امریکہ میں احمدیہ مساجد

سید ساجد احمد، فارگو، نارتھ ڈکوٹا، امریکہ

امریکہ کے موجودہ صدر براک حسین اُباما نے قاہرہ میں اسلامی دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ میں ستّر لاکھ مسلمان ہیں اور بارہ سو مساجد ہیں۔ یعنی 5833 مسلمانوں کے لئے ایک مسجد ہے۔ دنیا بھر میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کے لئے یہ نوید مسرت ہے کہ امریکہ میں محض خدا کے فضل سے احمدی مساجد و مراکز کی تعداد نفری لحاظ سے اوپر دی گئی تعداد کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ بفضل خداوند عظیم و برتر امریکہ میں مسیح پاک کو نہ پہچاننے والوں کے مقابلے میں 583 سے بھی کم احمدی مسلمانوں کے لئے ایک مسجد و مرکز ہے۔

امریکہ میں احمدیوں کی کئی گنا زیادہ مساجد و مراکز کا ہونا احمدی مسلمانوں کی اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب سے گہری محبت اور خداوند احد وحمد کی عبادت سے دلی لگاؤ کا زندہ اور بھرپور ثبوت ہے۔ وہ لوگ جو احمدیوں کو زبردستی اسلام سے نکالنا چاہتے ہیں، یہ مساجد و مراکز ان کو بانگ دہل پکار رہی ہیں کہ آؤ یہاں آکر نماز کا صحیح اور اعلیٰ لطف اٹھاؤ۔ یہ مسجدیں اور مراکز احمدیوں کے اس صبر اور استقامت کی جزا ہیں جو ان کے بھائیوں نے دکھایا جب بعض ممالک میں ان کی مساجد گرائی گئیں، تالہ بند کی گئیں یا بزور بازو چھین لی گئیں۔ یہ مسجدیں اور مراکز احمدیوں میں قربانی کی اس روح کا مظہر ہیں جو انہیں ''آخَرِیْنَ مِنْھُمْ'' کے قرآنی وعدے کی تکمیل میں بارگاہ عالی سے عطا ہوئیں۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر کیا جائے۔ کم ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

امریکہ میں پچھلے تیس سال میں مجھے کئی شہروں میں مسیح محمدی سے اعراض کرنے والے مسلمان ملے، کہ باوجود بڑی تعداد میں ہونے کے، اور باوجود ان میں بڑے امیر لوگوں کے ہونے کے، آسمانی نظام خلافت سے کھچاؤ کی وجہ سے مسجدوں سے محروم ہیں۔ مَیں نے انہیں کئی بار برملا کہا کہ اگر وہ خلافت احمدیہ سے منسلک ہوتے تو ان میں بہت پہلے سے مسجدیں بن چکی ہوتیں۔

امریکہ میں بفضل خدا احمدیہ جماعتوں کی تعداد مسلسل ترقی پذیر ہے۔ 2009ء کے شروع تک امریکہ میں ستّر جماعتیں قائم ہو چکی تھیں، جن میں سے اکثر میں خدا کے فضل وکرم سے مساجد و مراکز ہیں اور جہاں مسجد یا مرکز نہیں، وہاں کرائے پر لی گئی جگہوں پر یا گھروں میں نماز کے لئے مرکز قائم ہیں۔ بڑی جماعتوں میں ایک سے زائد نماز کے مرکز مقامی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ان دنوں کے بین الاقوامی مرکز قادیان (برصغیر ہند) سے آنے والے پہلے امام الصلوۃ حضرت مفتی محمد صادقؓ تھے جو 15/فروری 1920ء کو فلاڈلفیا (پنسلوینیا) میں امریکہ کے ساحل پر اترے۔ آپ فلاڈلفیا (پینسلوینیا)، نیو یارک (نیو یارک) اور ڈیٹرائٹ (میشیگن) میں رہے اور ان شہروں میں صدائے تکبیر کے بلند ہونے کا سامان فرمایا۔ انہوں نے شکاگو (الانائے) میں ایک عمارت خریدی جو جماعت احمدیہ کی امریکہ میں پہلی مسجد اور اس کا پہلا تبلیغی مرکز بنی۔ اس عمارت کے اوپر ایک گنبد بھی بنایا گیا تھا۔ 1984ء میں اس گھر کے ساتھ والا مکان خرید لیا گیا۔ اسی جگہ پرانی عمارت خستہ ہو جانے کی وجہ سے گرا کر نئی مسجد تعمیر کی گئی۔ اس نئی تعمیر شدہ ''مسجد صادق'' کا افتتاح حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 23/اکتوبر 1994ء کو فرمایا۔

✤......آج سے کوئی ساٹھ سال قبل امریکہ کے پایہ تخت واشنگٹن (ڈسٹرکٹ آف کولمبیا) میں ایک بڑی عمارت کو مرکز و مسجد کے لئے خرید کر امریکن مسجد فضل کا نام دیا گیا، جس نے مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ (میری لینڈ) کی تعمیر (1994ء) تک جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکزی دفاتر کا کام کیا۔ مسجد فضل مبلغین کی رہائش گاہ کے علاوہ واشنگٹن جماعت کے لئے مسجد و مرکز بھی ہے۔

✤......1950ء میں پٹسبرگ (پینسلوینیا) میں ایک گھر مسجد و مرکز کے طور پر خریدا گیا اور اسے مسجد نور کا نام دیا گیا۔ مقامی جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے 2005ء میں ایک وسیع عمارت بطور مسجد و مرکز خریدی گئی۔

✤......1940ء میں ڈیٹن (اوہائیو) میں مرکز و مسجد کے لئے جگہ ملی۔ اسی جگہ مسجد فضل امریکہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ 1987ء میں مبلغ کی رہائش کے لئے ایک مکان خریدا گیا۔

✤......1972ء میں سینٹ لوئیس (مسوری) میں ایک گھر خریدا گیا جو بطور صادق مسجد مقامی جماعت کی ضروریات پوری کرتا رہا اور اب نئی مسجد کے بن جانے کے بعد بیچا جا رہا ہے۔ 1992ء میں ایک عمارت مشن ہاؤس کے لئے خریدی گئی مگر بعد میں بیچ دی گئی۔ 2003ء اور 2006ء کے عرصے میں پانچ ایک دوسرے سے ملی ہوئی عمارتیں نئی اور بڑی مسجد بنانے کے لئے خریدی گئیں۔ ان عمارتوں کو گرا کر ان کی جگہ اپریل 2007ء میں نئی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ خوبصورت اور وسیع ''مسجد بیت الحفیظ'' کی تعمیر اگست 2008ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

✤......1973ء میں یونین سٹریٹ برُوک لن (نیو یارک) پر ایک مکان مسجد و مرکز کے لئے خریدا گیا جو 1984ء تک نیو یارک شہر کی جماعت کا مرکز رہا۔

✤......1975ء میں بالٹی مور (میری لینڈ) میں ایک مکان بطور مسجد و مرکز لیا گیا۔

✤......1980ء میں ڈیٹرائٹ (مشیگن) میں ایک عمارت مشن ہاؤس کے لئے خریدی گئی۔ 1983ء میں دو دہشت گردوں نے اس کو آگ لگا دی، لیکن مسجد نے انہیں محبوس کر لیا اور دونوں حملہ آور مسجد کے دارالخلاء میں اپنی ہی لگائی ہوئی آگ میں، جل کر مارے گئے۔ 1989ء میں مرمت کے بعد اس عمارت کو ''بیت المظفر'' کا نام دیا گیا۔ یہ عمارت مرمت کے بعد اب بھی زیر استعمال ہے۔

✤......ڈیٹرائٹ کے نواح میں ایک بڑی مسجد بنانے کے لئے مکان سمیت زمین خریدی گئی جہاں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1987ء میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، مگر مقامی حکومت نے ذرائع حمل ورفت کی وسعت کے لئے یہ جگہ لے کر جماعت کو 2001ء میں ایک متبادل جگہ دے دی، جہاں 17/دسمبر 2005ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مسجد محمود 2008ء میں مکمل ہوئی۔ نئی مسجد کے ساتھ ہی ایک رہائش گاہ بھی خریدی گئی ہے۔

✤......1982ء میں فلاڈلفیا میں ایک گھر مسجد کے لئے خریدا گیا۔ 2003ء میں ساتھ والا مکان بھی خرید لیا گیا اور اسے مریم ہال کا نام دیا گیا۔ جولائی 2001ء میں ایک چرچ خریدا گیا اور اسے بیت الصبوح کے نام سے مسجد میں تبدیل کیا گیا۔ اس جگہ کو 2007ء میں بیچ دیا گیا۔

✤......آج سے کوئی پچیس سال قبل یارک (پنسلوینیا) میں ایک عمارت مسجد کے لیے خریدی گئی اور اسے مسجد نور کا نام دیا گیا۔

✤......آج سے کوئی پچیس سال قبل ولنگبرو (نیو جرسی) میں ایک بنی بنائی عمارت میں اس علاقے کا مرکز اور مسجد قائم ہوئے۔ 18/اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس عمارت کے قریب ہی مسجد بیت النصر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس خوبصورت مسجد کی اگست 2006ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔

✤......اگست 1984ء میں نیو یارک (نیو یارک) میں ایک مناسب بڑی عمارت خرید کر مسجد بیت الظفر میں تبدیل کی گئی۔

✤......1984ء میں زائے اَن (اِلانائے) میں ایک عمارت خرید کر مسجد بنائی گئی۔ 2006ء میں مقامی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک ساتھ والا مکان بھی خرید لیا گیا۔ بعد میں ساتھ والا ایک مزید مکان خرید کر مرکز کو وسعت دی گئی۔

✤......آج سے کوئی پچیس سال قبل مکرم عابد حنیف صاحب کی کوششوں سے باسٹن (میساچوزیٹس) کے نواح شے رَن میں 15 ایکڑ رقبے پر قادیان ویلج (قادیان بستی) قائم ہوُا۔ 1983ء میں انہوں نے ایک پلاٹ مسجد کے لئے جماعت کو دیا جو مستقبل میں مسجد کی تعمیر کا منتظر ہے۔ اس پلاٹ کے پاس ہی مرزا ناصر احمد روڈ پر ایک مشن ہاؤس کی تکمیل ہوئی۔

✤......13/مارچ 1983ء کو ٹوسان (اریزونا) میں مسجد یوسف کا افتتاح ہوا جس کی تعمیر کوئی دو سال پہلے شروع ہوئی تھی۔ 1986ء میں ساتھ والی شاہراہ کی وسعت کے پیش نظر اسے گرا کر اسی جگہ خوبصورت نئی مسجد تعمیر کی گئی۔

✤......1985ء میں نیو آرلی انز (نیو آرلی انز) میں مسجد و مرکز کے لئے ایک عمارت خریدی گئی۔

✤......1985ء میں خریدے گئے فارم میں مکان کے ساتھ لاس انجلیز (کیلیفورنیا) کے مشرقی نواح چینو میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1987ء میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد بیت الحمید تعمیر ہونے پر آپ ہی نے اس کا افتتاح 1989ء میں فرمایا۔ 2003ء میں آگ کے حادثے سے اس کے دفتری حصوں کو نقصان پہنچنے کے بعد اس عمارت کو خوب وسعت دی جا رہی ہے۔

✤......بیس سال سے بھی پہلے کلیو لینڈ (اوہائیو) میں ایک چرچ خرید کر مسجد بیت الاحد میں تبدیل کیا گیا۔

✤......مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ (میری لینڈ) کے لئے 1986ء میں زمین خریدی گئی۔ اس کا سنگ بنیاد 9/اکتوبر 1987ء کو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے رکھا اور اس کا افتتاح بھی آپ ہی نے 1994ء میں فرمایا۔ مسجد کی تین منزلیں 22000 مربع فٹ پر مشتمل ہیں۔ 1988ء میں ایک ملحقہ مکان خریدا گیا۔ ایک ملحقہ پلاٹ 1998ء میں خریدا گیا۔ اسی زمین پر ایک گھر مبلغ کے لئے ہے، ایک مہمان خانہ ہے، ایک کتاب گھر ہے، ایک گھر میں آڈیو وڈیو کا مرکز ہے، ایک عارضی دفتر مجلس انصار اللہ ہے، اور ایک عمارت سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ مسجد کی عمارت کو 2008-09ء میں اس کے عقب میں وسعت دے کر تین منزلہ عمارت کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں نیچے مجلس انصار اللہ ہال ہے، اوپر لجنہ اماء اللہ ہال ہے اور درمیان میں دفاتر اور میٹنگ کے لئے کمرے ہیں۔

✤......1987-88ء کے لگ بھگ سان فرانسسکو کے نواح میں پٹسبرگ (موجودہ نام بے پوائنٹ) میں ایک وسیع پلاٹ ایک مکان اور ایک عمارت کے ساتھ خریدا گیا۔ ملحقہ عمارت کو مسجد بیت السلام کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جبکہ مکان مبلغ کی رہائش کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

✤......30/ اکتوبر 1987ء کو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پورٹ لینڈ (آرے گان) میں ''مسجد رضوان'' کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد اسی سال 9/مئی کو رکھا گیا تھا۔

✤......1989ء میں راچسٹر (نیو یارک) میں

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

ایک عمارت برائے مسجد و مرکز خریدی گئی۔ 2005ء میں ایک بڑی عمارت خرید کر پرانی عمارت کو بیچ دیا گیا۔

✿......تقریباً بیس سال قبل شارلاٹ (نارتھ کیرولائنا) میں ایک مشن ہاؤس قائم کیا گیا۔

✿......1994ء میں شکاگو (الانائے) میں وین بیورن پر ایک عمارت مسجد و مرکز کے طور پر خریدی گئی۔

✿......1996ء میں لاس انجلیز کے قریب ہاتھورن کے علاقے میں ایک عمارت مسجد و مرکز کے طور پر خریدی گئی۔ 2000ء میں ساتھ والی ایک اور عمارت بھی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خرید لی گئی۔ اس مسجد کا نام بیت السلام ہے۔

✿......کوئی پچیس سال قبل شکاگو (الانائے) کے نواح میں گلین ایلن میں بڑے رقبے میں واقع مکان خریدا گیا۔ یہاں بعد میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے میں مسجد بیت الجامع کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مسجد کی تعمیر اپریل 2004ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

✿......1987ء میں کلفٹن (نیو جرسی) میں ایک عمارت خرید کر اسے مسجد ''بیت الواحد'' میں تبدیل کیا گیا۔

✿......1990ء میں ہیوسٹن (ٹیکسس) میں ایک عمارت مرکز و مسجد کے لئے خریدی گئی۔ اس عمارت کو بعد میں بیچ دیا گیا۔ 1996ء میں مسجد کے لئے زمین خریدی گئی۔ اس بڑے پلاٹ میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1998ء میں ہیوسٹن (ٹیکسس) میں ''بیت السمیع'' کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کی تعمیر 2003ء میں مکمل ہوئی۔ اسی پلاٹ میں مبلغ کی رہائش گاہ بھی ہے۔

✿......پندرہ سال سے بھی پہلے شارلاٹ (نارتھ کیرولائنا) میں ایک عمارت برائے مسجد خریدی گئی۔

✿......1992ء میں ملواکی (وسکانسن) میں مرکز و مسجد کے لئے ایک بڑی عمارت خریدی گئی۔

✿......1993ء میں میامی میں ایک مکان مشن ہاؤس کے لئے خریدا گیا جسے بعد میں بیچ دیا گیا۔ 2005ء میں ایک چرچ خرید کر مسجد بیت النصیر میں تبدیل کر لیا گیا۔

✿...... دس سال سے بھی قبل سان ہوزے (کیلیفورنیا) کے نواح میں ایک سکول مقامی مسجد و مرکز کے لئے خریدا گیا۔ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یکم جولائی 1998ء کو اس ''بیت البصیر مسجد'' و مرکز کا افتتاح فرمایا۔

✿......1997ء میں اولڈ برِج (نیو جرسی) میں ایک چرچ کو خرید کر ''مسجد بیت الہادی'' میں تبدیل کیا گیا۔ 2007ء میں اس مرکز و مسجد کو وسعت دی گئی۔

✿......اپریل 1996ء میں ڈیلس (ٹیکسس) کے شمال میں مسجد کے لئے زمین خریدی گئی۔ جنوری 2002ء میں یہاں ''مسجد بیت الاکرام'' کی تعمیر شروع ہوئی جو جون میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور جولائی میں مسجد کا استعمال شروع ہو گیا۔

✿......دس سال سے بھی قبل ایل بنی (نیو یارک) میں ایک مقامی احمدی خاندان نے ایک سکول کی عمارت بطور مرکز و مسجد استعمال کے لئے دی۔

✿......2000ء میں ایتھنز (اوہائیو) میں ایک سکول کی عمارت کو مشن ہاؤس بنایا گیا۔

✿......2001ء میں کولمبس (اوہائیو) میں ایک چرچ بطور مرکز و مسجد خریدا گیا۔ اسی زمین پر 2007ء میں مسجد بیت الناصر کی تعمیر پایہ تکمیل کو پہنچی۔

✿......2002ء میں اٹلانٹا (جارجیا) کے قریب نارکراس میں ایک مکان برائے مسجد خریدا گیا اور اسے بیت الباقی کا نام دیا گیا۔ یہ جارجیا اور ساؤتھ کیرولائنا جماعت کا مرکز ہے۔

✿......2007ء میں چینٹیلی (ورجینیا) میں مسجد کی تعمیر کے لئے پہلے سے خریدے گئے پلاٹ پر مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔

✿......2003ء میں لانگ آئی لینڈ (نیو یارک) میں ایک مکان مسجد و مرکز کے لئے خرید کر اسے ''بیت الہدیٰ'' کا نام دیا گیا۔

✿......2007ء میں بروکلن (نیو یارک) میں ایک عمارت برائے مرکز و مسجد خریدی گئی اور اسے ''مسجد بیت الطاہر'' کا نام دیا گیا۔

✿......2005ء میں سیراکیوز (نیو یارک) میں ایک عمارت مسجد کے لئے خریدی گئی۔

✿......2005ء میں برانکس (نیو یارک) میں ایک عمارت خرید کر اس میں مشن قائم کیا گیا۔

✿......2005ء میں ریسرچ ٹرائی اینگل (نارتھ کیرولائنا) میں 17 ایکڑ زمین مسجد کی تعمیر کے لئے خریدی گئی۔

✿......2005ء میں سیاٹل (واشنگٹن) میں ایک عمارت کو خرید کر مسجد میں تبدیل کیا گیا۔

✿......2005ء میں فی نِکس (ایری زونا) میں مسجد کے لئے زمین لی گئی اور مسجد و مرکز قائم کئے گئے۔

✿......2006ء میں اورلینڈو (فلوریڈا) میں جماعت کے ایک رکن نے مسجد کے لئے ایک عمارت خرید کر جماعت کو دی۔

✿......2006ء میں ہےرَس برگ (پینسِلوَ ینیا) میں مرکز و مسجد کے لئے جگہ رکن جماعت نے دی۔

✿......2007ء میں آسٹن (ٹیکسس) میں ایک چرچ کو خرید کر ''مسجد بیت المقیت'' میں تبدیل کیا گیا۔

✿......2007ء میں ہارٹفورڈ (کنیکٹیکٹ) میں مرکز و مسجد کے لئے چرچ خریدا گیا اور اسے ''بیت الامن'' کا نام دیا گیا۔

✿......2009ء میں سینٹ پال (منے سوٹا) جماعت نے اپنی فوری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک بڑے پلاٹ پر بنا مکان برائے مہمان گھر خریدا ہے جہاں مستقبل میں بتوفیق الٰہی مسجد کے اضافے کے لئے وافر جگہ مہیا ہے۔

یہ ہے مختصر ذکر امریکہ میں جماعت احمدیہ کی مساجد کا۔ جہاں مسجدیں نہیں ہیں وہاں بنانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور جہاں مسجدیں ہیں وہاں انہیں بڑھانے کے طریقے سوچے جا رہے ہیں۔

خدا کرے کہ اس سلسلے میں تیزی پیدا ہوتی چلی جائے اور ملک کا ہر کوچہ و بستی جلد اللہ اکبر کی صداؤں سے گونجنا شروع کر دے۔ آمین۔

✿✿✿✿✿

مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کے تیسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

(رپورٹ: چوہدری توصیف احمد قمر ناظم اعلیٰ اجتماع)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع 04/03 اکتوبر 2009ء کو بیت التوحید اٹلی میں منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اجتماع گاہ کی تیاری کا آغاز ایک ہفتہ قبل کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ مورخہ 27 ستمبر کو نیشنل سطح پر وقار عمل کیا گیا اور مارکیاں لگائی گئیں۔ اس موقعہ پر خدام کی ضیافت کے لئے باربی کیو کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اجتماع کا آغاز بروز ہفتہ 11:00 بجے پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی مکرم آفتاب احمد صاحب نے لوائے خدام لہرایا۔ اور صدر جماعت اٹلی مکرم ملک عبدالفاطر صاحب نے اٹلی کا جھنڈا لہرایا۔ اس موقعہ پر مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے دعا کرائی۔ معاً بعد تلاوت اور نظم کے بعد صدر صاحب جماعت نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں خدام و اطفال کو ذیلی تنظیموں کے قیام کے حقیقی مقصد سے آگاہ فرمایا۔ اور عاجزی و انکساری کے فوائد بیان کئے۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جن میں کبڈی، دوڑ، کرکٹ، اور رسہ کشی شامل تھے۔ رات کو مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔ مکرم صداقت احمد صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور صدر صاحب جماعت نے رواں ترجمہ پیش کیا۔ خدام نے مختلف موضوعات پر سوال کئے جو کافی دلچسپ تھے۔ صبح نماز تہجد پر حاضری کافی تھی۔ دوسرے روز بھی علمی اور ورزشی مقابلے جاری رہے۔ جن میں تلاوت، نظم، تقریر، اذان، اور پیغام رسانی کے مقابلے شامل تھے۔ ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، فٹ بال، بیڈمنٹن وغیرہ شامل تھے۔ اجتماع میں صدر صاحب خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ مکرم عبدالوحید وڑائچ صاحب اپنی فٹ بال ٹیم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ اور اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان فٹ بال کا دوستانہ میچ ہوا جو اٹلی کی ٹیم نے ایک کے مقابلہ میں سات گول سے جیت لیا۔ ہفتہ کی شام کو خون کے عطیات کا انتظام کرنے والے ادارے Avis کے نائب صدر اپنی اہلیہ کے ہمراہ تشریف لائے۔ ان سے مستقبل قریب میں عطیہ خون دینے کے طریقہ کار پر بات چیت ہوئی۔ (ان کو اجتماع سے قبل پیشکش کی گئی تھی کہ ہمارے تقریباً 100 خدام اجتماع کے موقع پر عطیہ خون دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن انہوں نے اتنی بڑی مقدار میں عطیہ خون لینے میں حائل بعض تکنیکی مشکلات سے آگاہ کیا۔)

صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی مکرم آفتاب احمد صاحب نے اپنی تقریر میں خدام کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اور تاریخ احمدیت سے مبلغین احمدیت کو پیش آنے والے ایمان افروز واقعات پیش کئے اور بتایا کہ کس طرح داعیان الی اللہ توکل اور تبتل اختیار کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید ان کی دلداری کا باعث بنتی تھی۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں عرب لوگوں کو تبلیغ کے لئے اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

تقریب تقسیم انعامات کے بعد اختتامی خطاب میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے خدام کو نصائح فرمائیں۔ آپ نے قرآن و حدیث سے مسابقت بالخیر کی مثالیں بیان فرمائیں اور صحابہؓ کو پیش آنے والے بعض ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ آپ نے خدام و اطفال کو تلقین فرمائی کہ علمی اور جسمانی مقابلوں اور مہارتوں کا جو مظاہرہ اجتماع میں دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کے نتائج ہماری روزمرہ زندگی میں نظر آنے چاہئیں۔ اور سب کو ہمیشہ نہ صرف علمی بلکہ بدنی صحت کی فکر رہنی چاہئے۔ آپ نے علم و معرفت اور تقویٰ کے باہم تعلق کو لطیف انداز میں بیان فرمایا اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں اس مضمون کی اہمیت اور افادیت احسن رنگ میں ذہین نشین کرائی۔ آپ نے کامیاب اجتماع کی مبارکباد دیتے ہوئے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ آخری سیشن میں ایک اہم اطالوی مہمان بھی شامل ہوئے اور نہایت اشتیاق سے ساری کارروائی سنی۔ اتوار کی شام پانچ بجے اجتماع کا اختتام دعا سے ہوا۔ کل حاضری 248 تھی۔ (جن میں خدام و اطفال 143 تھے۔)۔ جس کے بعد وقار عمل ہوا اور خدام نے تقریباً ایک گھنٹہ میں دونوں مارکیاں سمیٹ کر سٹور میں رکھ دیں۔ اور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ اکثر دیکھنے والوں کو خدام کے جذبہ اور مہارت نے متاثر کیا۔

✿✿✿✿✿✿

اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروی کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت:

تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع

برائے رابطہ فون نمبرز:

آفس: 0092476215953

Res:047614313, Mob: 03344290902

فیکس نمبر: 0092476 211943

ای میل: tahqeej@yahoo.com , tahqeeq@gmail.com

ayaz313@hotmail.com

انچارج ریسرچ سیل۔ ربوہ

بقیہ:درس القرآن از صفحہ نمبر16

پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ تو سورۃ فاتحہ کی پہلی دعا ہے (2) دوسری دُعا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ ہے جس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسیح موعود کو دُکھ دینگے اور اس دُعا کے مقابل پر قرآن شریف کے اخیر میں سورۃ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ ہے (3) تیسری دُعا وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ہے اور اس کے مقابل پر قرآن شریف کے اخیر میں سورہ اخلاص ہے یعنی قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ۔ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ اور اس کے بعد دو اور سورتیں جو ہیں یعنی سورۃ الۡفَلَق اور سورۃ النَّاس یہ دونوں سورتیں سورۃ تَبَّتۡ اور سورۃ اخلاص کے لئے بطور شرح کے ہیں اور ان دونوں سورتوں میں اس تاریک زمانہ سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے جب کہ لوگ خدا کے مسیح کو دکھ دیں گے اور جبکہ عیسائیت کی ضلالت تمام دنیا میں پھیلے گی۔ پس سورہ فاتحہ میں اُن تینوں دعاؤں کی تعلیم بطور بَرَاعَتُ الۡاِسۡتِهۡلَال ہے یعنی وہ اہم مقصد جو قرآن میں مُفَصَّلۡ بیان کیا گیا ہے سورۃ فاتحہ میں بطور اجمال اس کا افتتاح کیا ہے۔ اور پھر سورۃ تبت اور سورۃ اخلاص اور سورۃ فَلَق اور سورہ الناس میں ختم قرآن کے وقت میں انہی دونوں بلاؤں سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے پس افتتاح کتاب اللہ بھی انہی دونوں دُعاؤں سے ہوا اور پھر اختتام کتاب اللہ بھی انہی دونوں دعاؤں پر کیا گیا۔

اور یاد رہے کہ ان دونوں فتنوں کا قرآن شریف میں مُفَصَّلۡ بیان ہے اور سورہ فاتحہ اور آخری سورتوں میں اجمالاً ذکر ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ میں دعا وَلَا الضَّآلِّیۡنَ میں صرف دو لفظ میں سمجھایا گیا ہے کہ عیسائیت کے فتنہ سے بچنے کے لئے دُعا مانگتے رہو۔ جس سے سمجھا جاتا ہے کہ کوئی فتنہ عظیم الشان درپیش ہے جس کے لئے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ نماز کے پنجوقت میں یہ دُعا شامل کردی گئی۔ اور یہاں تک تاکید کی گئی کہ اس کے بغیر نماز ہو نہیں سکتی۔ جیسا کہ حدیث لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِالۡفَاتِحَةِ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں ہزارہا مذہب پھیلے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ پارسی یعنی مجوسی اور بَرَاهِمَهٗ یعنی ہندو مذہب اور بُدھ مذہب جو ایک بڑے حصہ دنیا پر قبضہ رکھتا ہے اور چینی مذہب جس میں کروڑہا لوگ داخل ہیں''۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''اس جگہ ان لوگوں پر سخت افسوس آتا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اہلحدیث ہیں اور سورۃ فاتحہ پر ہمیشہ زور دیتے ہیں کہ اس کے بغیر نماز پوری نہیں ہوتی حالانکہ سورۃ فاتحہ کا مغز مسیح موعود کی تابعداری ہے جیسا کہ متن میں ثابت کیا گیا ہے''۔

حضور ایدہ اللہ نے اصل اقتباس کی تحریر کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ''اور ایسا ہی تمام بُت پرست جو تعداد میں سب مذہبوں سے زیادہ ہیں اور یہ تمام مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے زور و جوش سے پھیلے ہوئے تھے۔ اور عیسائی مذہب ان کے نزدیک ایسا تھا جیسا کہ ایک پہاڑ کے مقابل پر ایک تنکا۔ پھر کیا وجہ کہ سورۃ فاتحہ میں یہ دُعا نہیں سکھلائی کہ مثلاً خدا چینی مذہب کی ضلالتوں سے پناہ میں رکھے یا مجوسیوں کی ضلالتوں سے پناہ میں رکھے یا بدھ مذہب کی ضلالتوں سے پناہ میں رکھے یا آریہ مذہب کی ضلالتوں سے پناہ میں رکھے یا دوسرے بُت پرستوں کی ضلالتوں سے پناہ میں رکھے۔ بلکہ یہ فرمایا گیا کہ تم دُعا کرتے رہو کہ عیسائی مذہب کی ضلالتوں سے محفوظ رہو۔ اس میں کیا بھید ہے؟ اور عیسائی مذہب میں کونسا عظیم الشان فتنہ آئندہ کسی زمانہ میں پیدا ہونے والا تھا جس سے بچنے کے لئے زمین کے تمام مسلمانوں کو تاکید کی گئی۔ پس سمجھو اور یاد رکھو کہ یہ دُعا خدا کے اُس علم کے مطابق ہے کہ جو اُس کو آخری زمانہ کی نسبت تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ تمام مذہب بُت پرستوں اور چِیۡنِیوں اور پارسیوں اور ہندوؤں وغیرہ کے تنزل پر ہیں اور اُن کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں دکھلایا جائیگا جو اسلام کو خطرہ میں ڈالے۔ مگر عیسائیت کے لئے وہ زمانہ آتا جاتا ہے کہ اُس کی حمایت میں بڑے بڑے جوش دکھلائے جائیں گے اور کروڑہا روپیہ سے اور ہر ایک تدبیر اور ہر ایک مکر اور حیلہ سے اُس کی ترقی کے لئے قدم اٹھایا جائے گا اور یہ تمنّا کی جائے گی کہ تمام دنیا مسیح پرست ہو جائے۔ تب وہ دن اسلام کے لئے سخت دن ہونگے اور بڑے ابتلا کے دن ہوں گے۔ سو اب یہ وہی فتنہ کا زمانہ ہے جس میں تم آج ہو۔ تیرہ سو برس کی پیشگوئی جو سورۃ فاتحہ میں تھی آج تم میں اور تمہارے ملک میں پوری ہوئی اور اس فتنہ کی جڑ مشرق ہی نکلا''۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عیسائیت کا زور ہندوستان میں بہت زیادہ تھا۔ کئی لاکھ مسلمان عیسائی ہو گئے تھے اور آج بھی مثلاً عرب ممالک میں سب سے زیادہ ایم ٹی اے العربیہ کی جو مخالفت ہو رہی ہے وہ اگرچہ مسلمان علماء کی طرف سے بھی ہے لیکن عیسائیوں کی طرف سے بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ ان کا وہاں زور ٹوٹ رہا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے تو کوئی ان کو روکنے والا نہیں تھا بلکہ کئی خطوط عرب ملکوں سے اب بھی مجھے آتے ہیں کہ یہ عیسائی جو تبلیغ کرتے تھے یا چینلز پر اپنا پیغام دیتے تھے جو بھی ان کی کہانیاں اور وعدے تھے ان کو سن کر اور دیکھ کر ہم پریشان ہوتے تھے کہ کیوں کوئی مسلمان عالم یا تنظیم یا کوئی ادارہ یا حکومت مقرر نہیں کرتی جو ان کے غلط قسم کے پراپیگنڈہ کا جواب دے سکیں اور آج ایم ٹی اے العربیہ دیکھ کر ہمیں تسلی ہوتی ہے کہ عیسائیوں کا منہ بند کرنے کے لئے بھی کچھ لوگ موجود ہیں۔

پس حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ''اور جیسا کہ اس فتنہ کا ذکر قرآن کے ابتداء میں فرمایا گیا۔ ایسا ہی قرآن شریف کے انتہا میں بھی ذکر فرما دیا تا یہ امر مؤکّد ہو کر دلوں میں بیٹھ جائے۔ ابتدائی ذکر جو سورۃ فاتحہ میں ہے وہ تو تم بار بار سُن چکے ہو۔ اور انتہائی ذکر یعنی جو قرآن شریف کے آخر میں اس فتنۂ عظیمہ کا ذکر ہے اس کی ہم کچھ اور تفصیل کر دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ سورتیں یہ ہیں:-

(1۔سورۃ) قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ۔ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

(2۔سورۃ) قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ۔ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ، وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ۔ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

(3۔سورۃ) قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔مَلِکِ النَّاسِ ۔ اِلٰهِ النَّاسِ۔ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ۔ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ۔ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

ترجمہ:-تم اے مسلمانو! نصاریٰ سے کہو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ اور تم جو نصاریٰ کا فتنہ دیکھو گے اور مسیح موعود کے دشمنوں کا نشانہ بنو گے یوں دُعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوق کے شرّ سے جو اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا مالک ہے۔ یعنی روشنی کا ظاہر کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ اور میں اس اندھیری رات کے شرّ سے جو عیسائیت کے فتنہ اور انکار مسیح موعود کے فتنہ کی رات ہے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ اُس وقت کے لئے یہ دُعا ہے جبکہ تاریکی اپنے کمال کو پہنچ جائے۔ اور میں خدا کی پناہ اُن زن مزاج لوگوں کی شرارت سے مانگتا ہوں جو گنڈوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکتے ہیں (یعنی جو عُقدے شریعت محمدیہ میں قابلِ حل ہیں اور جو ایسے مشکلات اور مُعۡضِلَاتۡ ہیں جن پر جاہل مخالف اعتراض کرتے ہیں اور ذریعہ تکذیب دین ٹھیراتے ہیں اُن پر اور بھی عناد کی وجہ سے پُھونکیں مارتے ہیں یعنی شریر لوگ اسلامی دقیق مسائل کو جو ایک عُقدہ کی شکل پر ہیں دھوکہ دہی کے طور پر ایک پیچیدہ اعتراض کی صورت پر بنا دیتے ہیں تا لوگوں کو گمراہ کریں''۔

حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیت کا فتنہ آج بھی بہت بڑا فتنہ ہے۔ آج بھی یہ سرگرم عمل ہیں۔ دوسرے مسلمان ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر یا زبردستی خوفزدہ ہو کر کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ خدا کی ذات کا انکار کرنے والوں کا بھی آج کل بڑا زور ہے۔ اور اس پر بڑی بڑی کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ یہ بھی ایک تاریکی ہے۔ اس فتنہ سے بھی پناہ مانگی جاتی ہے۔ بہرحال مختلف قسم کے فتنے جو آج کل پھیلے ہوئے ہیں ان سے بچنے کے لئے یہ دعائیں سکھائی گئیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ''اُن نظری اُمور پر اپنی طرف سے کچھ حاشیے لگا دیتے ہیں''۔ بعض ایسی باتیں جن کی ان کو سمجھ ہی نہیں آرہی ہوتی اور پھر اس پر مزید ایسی تفسیریں کر دیتے ہیں کہ وہ بالکل ہی عام آدمی کی سمجھ سے باہر نکل جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ''اور یہ لوگ دو قسم کے ہیں۔ ایک تو صریح مخالف اور دشمنِ دین ہیں جیسے پادری جو ایسے تراش خراش سے اعتراض بناتے رہتے ہیں''۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل ایک پادری ڈان رچرڈسن (Dan Richardson) ہیں یہ بھی اسلام پر کافی اعتراضات کرتے رہتے ہیں اور کئی کتابیں انہوں نے لکھی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی شادی پر اعتراض، قرآن کریم پر اعتراض۔ حضور نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں ایم ٹی اے العربیہ پر ازواج مطہرات پر جو پروگرام تھا اس میں ہماری ٹیم نے جب تفصیل سے بیان کیا اور حضرت عائشہؓ کی عمر کے حوالہ سے جو الزام لگائے جاتے ہیں ان کا ردّ کیا تو کئی مسلمانوں کی طرف سے ہمیں فون آئے کہ آج ہمیں اس اعتراض کا جواب ملا ہے اور اب ہم عیسائیوں کے مقابلہ میں سر اونچا کر کے چلنے کے قابل ہو گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''اور دوسرے وہ علمائے اسلام ہیں جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور نفسانی پھونکوں سے خدا کے فطری دین میں عُقدے پیدا کر دیتے ہیں اور زنانہ خصلت رکھتے ہیں کہ کسی مردِ خدا کے سامنے میدان میں نہیں آسکتے صرف اپنے اعتراضات کو تحریف تبدیل کی پُھونکوں سے عُقدۂ لَا یَنۡحَلۡ کرنا چاہتے ہیں''۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں زیادہ شور ہے اور پاکستان کی وجہ سے دوسری جگہوں پر بھی مخالفت ہے اور پھر یہ حوالہ بھی دیا جاتا ہے کہ پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے تو عرب ملکوں اور دوسرے ملکوں کے لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ بیچ میں رہ رہے ہیں جب وہ جانتے ہیں اور انہوں نے غیر مسلم کہا ہے تو ہم ان کو کیسے مسلمان سمجھیں۔ حضور نے فرمایا کہ بلغاریہ وغیرہ میں جو مخالفت ہے وہاں بھی یہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ اور جب ان کو کہو کہ ٹھیک ہے اگر ہم غیر مسلم ہیں تو پارلیمنٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جو بیان دیا تھا اس کو شائع کراؤ یا آمنے سامنے بیٹھ کر اپنے علماء بلالو ۔ہمارے علماء بیٹھ جائیں تو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ عوام خود فیصلہ کر دیں گے۔ اس بات پر نہیں آتے۔

حضور نے فرمایا کہ چند دن ہوئے مجھے کسی نے بتایا کہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو جو پارلیمنٹیرین تھے کہا کہ آپ لوگ کیوں 1974ء کی کارروائی شائع نہیں کر دیتے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم 74ء کی کارروائی شائع کر دیں تو پاکستان کی سڑکوں پر مولویوں کا خون ہو جائے گا۔ اس میں وہ حقائق بیان کئے گئے ہیں کہ مولوی تو اس کے سامنے ٹھہر ہی نہیں سکتے کیونکہ ہر فرقہ نے دوسرے فرقہ کو کافر کہا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وہ سب حوالے پیش فرمائے تھے وہ بیانات جب سامنے آئیں گے تو لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنا شروع کر دیں گے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اور اِس طرح پر زیادہ تر مشکلات خدا کے مصلح کی راہ میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ قرآن کے مکذّب ہیں کہ اس کی منشاء کے برخلاف اصرار کرتے ہیں۔ اور اپنے ایسے افعال سے جو مخالف قرآن ہیں اور دشمنوں کے عقائد سے ہمرنگ ہیں دشمنوں کو مدد دیتے ہیں۔ پس اِس طرح اُن عقدوں میں پھونک مار کر انکو لَا یَنۡحَلۡ بنانا چاہتے ہیں۔ پس ہم ان کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور نیز ہم ان لوگوں کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں جو حسد کرتے اور حسد کے طریقے سوچتے ہیں اور ہم اس وقت سے پناہ مانگتے ہیں جب وہ حسد کرنے لگیں۔ اور کہو کہ تم یوں دُعا مانگا کرو کہ ہم وسوسہ انداز شیطان کے وسوسوں سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے اور اُن کو دین سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے کبھی بطور خود اور کبھی کسی انسان میں ہو کر۔ خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ وہ خدا جو انسانوں کا پرورندہ ہے انسانوں کا بادشاہ ہے انسانوں کا خدا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جو اُس میں نہ ہمدردی انسانی رہے گی جو پرورش کی جڑ ہے اور نہ سچا انصاف رہے گا جو بادشاہت کی شرط ہے''۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ہمدردی انسانی کیا ہے؟ مغرب کے بہت سے امیر ملک ہیں۔ اپنی بہت سی زرعی پیداوار سمندر میں پھینک دیتے ہیں یا زمین میں دبا دیتے ہیں لیکن افریقن ممالک میں یا غریب ممالک میں جو اتنی غربت پھیلی ہوئی ہے انہیں امداد دینے کا انہیں خیال نہیں آتا۔ امداد دیں گے تو اس حد تک اور اس وقت تک جہاں تک ان کے اپنے مفادات وابستہ ہیں۔ حالانکہ بے انتہا جنس ایسی ہے جو ضائع کی جاتی ہے۔ حالانکہ اگر وہ افریقہ کے ملکوں کو بھیجی جائے تو کئی ملکوں کا قحط ختم ہو سکتا ہے۔ کبھی یہ نہیں ہوگا کہ ایک جذبہ کے ساتھ ان ملکوں کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں اور زائد از ضرورت خوراک ان لوگوں کو دی جائے۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح انصاف بھی کوئی نہیں۔ دوہرے معیار ہیں، اپنے لئے اَور اور دوسرں کے لئے اَور۔ اگر انصاف ہوتا تو یو این او میں یہ نہ ہوتا کہ فلاں بڑے ملکوں کو یہ حق ہے اور باقیوں کو نہیں۔ انصاف تو یہ ہے کہ اگر یو این او کو قائم رکھنا ہے تو تمام ملکوں کو برابری کے حقوق دئے جائیں پھر کسی کو ویٹو پاور نہ ہو۔ یہ بھی انصاف کا خون ہے اور اسی لئے دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ''یہ تمام کلمات آخری زمانہ کی طرف اشارات ہیں جبکہ امان اور امانت دنیا سے اُٹھ جائے گی۔ غرض قرآن نے اپنے اوّل میں بھی مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ اور ضَآلِّیۡنَ کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے آخر میں بھی جیسا کہ آیت لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ بصراحت اس پر دلالت کر رہی ہے اور یہ تمام اہتمام تاکید کے لئے کیا گیا اور نیز اس لئے کہ تا مسیح موعود اور غلبۂ نصرانیت کی پیشگوئی نظری نہ رہے اور آفتاب کی طرح چمک اُٹھے۔ یاد رہے کہ قرآن شریف کے ایک موقعہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کو جو انسان ہے خدا کر کے ماننا یہ امر اللہ تعالیٰ کے

نزدیک ایسا گراں اوراُس کے غضب کا موجب ہے کہ قریب ہے کہ اِس سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس یہ بھی مخفی طور پر اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب دنیا خاتمہ کے قریب آجائیگی تو یہی مذہب ہے جس کی وجہ سے انسانوں کی زندگی کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ اس آیت سے بھی یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ گو کیسا ہی اسلام غالب ہو اور گو تمام ملتیں ایک ہلاک شدہ جانور کی طرح ہو جائیں لیکن یہ مقدّر رہے کہ قیامت تک عیسائیت کی نسل منقطع نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی جائے گی اور ایسے لوگ بکثرت پائے جائیں گے کہ جو بَھَــائِم کی طرح بغیر سوچنے سمجھنے کے حضرت مسیح کو خدا جانتے رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر قیامت برپا ہوجائے گی۔ یہ قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ اوراس کا منشاء ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد17صفحہ222.217)

حضور نے فرمایا کہ یہ غلبہ بے شک اسلام واحمدیت کو ہوگا۔ وہ غلبہ کیا ہے؟ یہ کہ اکثریت یا ایک بہت بڑے وسیع علاقہ میں جماعت بھی پھیلے گی اور اسلام بھی پھیلے گا۔ لیکن یہ کہنا کہ ہر عیسائی مسلمان ہوجائے گا اور کوئی عیسائی باقی نہیں رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ غلط ہے۔ یہ ایک چیز رہے گی اور شرک بڑھے گا۔ جب قیامت آنی ہے تو اسی بات سے آنی ہے۔ جب شرک پھیلے گا تو ایسے حالات پیدا ہوں گے جو قیامت کا نمونہ ہوں گے۔

حضور انور نے ایک عیسائی ڈان رچرڈسن (Dan Richardson) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آجکل اسلام کے خلاف زہر پھیلانے میں بڑا سرگرم ہے۔ یہ کینیڈین عیسائی مشنری ہے۔ 1935ء میں پیدا ہوا۔ بعض کتابوں کا مصنف بھی ہے۔ انڈونیشیا اور گنی وغیرہ میں رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ مسلم دنیا میں 30 سال رہ کر اس نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور یہ عیسائی مشنریز کو تعلیم دیتا ہے کہ کس طرح مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کے لئے قائل کیا جائے۔ اس کی ایک کتاب Secrets of Quran بھی ہے۔ اس میں ایک جگہ وہ لکھتا ہے کہ ہر کلچر کی کچھ کہانیاں ہیں، کچھ مذہبی طریقے اور کچھ روایات ہیں جنہیں عیسائیت کی تعلیم کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔ اس لئے ان سب مذاہب کی مشترکہ چیزوں کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ مذاہب کی دوری ختم ہو بلکہ اس سے بہت سے مذاہب کے پیروکار عیسائیت کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے ساتھ افہام وتفہیم بڑی مشکل ہے۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم کے ساتھ عیسائیت جذب ہو ہی نہیں سکتی۔ پھر اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اسے مسلمانوں سے زیادہ قرآن کریم آتا ہے۔ حالانکہ یہ صرف ترجمہ پڑھتا ہے۔ اسے عربی نہیں آتی۔

یہ کہتا ہے کہ جہاں تک قدر مشترک کا سوال ہے تو مسلمانوں کے ساتھ کوئی ایسی بات نہیں ہے جہاں ہم امن سے رہ سکیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اہل کتاب سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَانُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَایَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (آل عمران:65) یعنی تم اس مشترک بات کی طرف آؤ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ اور نہ ہم میں سے بعض، بعض کو اللہ کے سوا ربّ مانیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ شرط ایسی ہے کہ اس کو اگر وہ سامنے لاتا تو عیسائیت ختم ہو جاتی ہے اور اسلام نے جو شرط لگائی ہے یہ قرآن کریم نے واضح طور پر بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیم یہ تھی کہ انہیں خدا بنایا جائے۔ چنانچہ حضور نے اس آیت کریمہ کا حوالہ دیا جس میں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا سے عرض کریں گے کہ مَیں نے اپنی قوم کو ایک خدا کی عبادت کا ہی حکم دیا تھا اور جب تک مَیں ان میں رہا، مَیں اس پر نگران تھا لیکن جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تُو ہی ان پر نگران تھا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ صرف قرآن کا دعویٰ نہیں بلکہ استثناء باب 6 آیت 13-14 میں اس تعلیم کا ذکر ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جسے حضرت عیسیٰ پڑھتے تھے۔ اس میں لکھا ہے کہ تو اپنے خداوند خدا کی عبادت کرنا۔ پھر انجیل میں بھی متی باب 4 آیت 10 میں حضرت عیسیٰ کے حوالے سے ایک خدا کی عبادت کی تعلیم کا ذکر ہے۔ اسی طرح لوقا باب 4 آیت 8 میں بھی ہے کہ خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر۔ حضور نے فرمایا کہ توحید کی یہ تعلیم مشترک ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ کوئی قدر مشترک نہیں۔

حضور نے ڈان رچرڈسن کے متعلق بتایا کہ اس نے اسلام کی شدت پسندی پر، پردہ، ازواج مطہرات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں، اسی طرح قرآن کریم کے بارہ میں بہت سے اعتراضات کئے ہیں۔ حضور نے اس کے مختلف اعتراضات کا اور تضاد بیانیوں کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ اس پر ہماری بائبل ریسرچ ٹیم نے بہت کام کیا ہے۔ اور اس کے اپنے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ کہاں کہاں اس کے بیانات میں اختلاف اور تضادات ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ڈان رچرڈسن کو پانچ جلدوں میں جماعت کی طرف سے شائع شدہ انگریزی تفسیر القرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی بھجوائی گئی تھی اور لکھا گیا تھا کہ ہمیں تمہاری تحریر میں خدا اور مذہب کے حوالہ سے کوئی ٹھوس علمی اعتراض نظر نہیں آیا بلکہ تم نفرت کا پرچار کر رہے ہو اور آنحضرتؐ اور قرآن مجید کے بارہ میں تمہارا علم بالکل سطحی ہے۔ اس نے لکھا تھا کہ قرآن میں 109 آیات ایسی ہیں جن میں جنگوں کا ذکر ہے اس لئے مسلمان شدت پسند ہیں۔ اس کو لکھا تھا کہ تم عیسائی مشنری ہو، تم جانتے ہوگے کہ بائبل میں 500 آیات ایسی ہیں جن میں جنگ کا ذکر ہے۔ ہم ایسی 250 آیات بائبل کی بھیج رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اکثر موقعوں پر بائبل نے اپنے دفاع کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ جب بائبل میں یہ چیز ہے تو غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم میں بھی دفاعی جنگوں کا ذکر ہے اور زیادہ احسن طریق پر دلیل دے کر ذکر کیا ہے۔

بہرحال اسے یہ بھی لکھا تھا کہ اسلام کی تعلیم کی روشنی میں جو جماعت احمدیہ نے سمجھی ہے اور ہم بیان کرتے ہیں ہم سے مناظرہ کرلو۔ اس نے کئی یاددہانیوں کے بعد جواب میں لکھا کہ مَیں نے تم سے یہ تحفے نہیں مانگے تھے۔ یہ تحفے بلا مانگے ملے ہیں۔ مجھے قرآن اور حدیث کے بارہ میں کسی کمنٹری سے مدد کی ضرورت نہیں۔ اور اس نے یہ بھی لکھا کہ تمہاری جماعت کے کسی فرد کی یا جماعت کی مجھ سے مزید خط و کتابت بے فائدہ ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کا کام تو ہے کہ اس کو جواب دیں لیکن پہلے اپنا لٹریچر پڑھیں، علم حاصل کریں۔ دیکھیں کہ بائبل کی تعلیم کیا ہے۔ وہاں کیا تضادات ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ریسرچ ٹیم اس پر کام کررہی ہے۔ انشاءاللہ یہ کتاب شائع ہوجائے گی۔

(باقی آئندہ)

رمضان المبارک کے مقدس ایام میں
جماعت احمدیہ سرینام کی مساعی کا تذکرہ

(رپورٹ مرسلہ لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سرینام)

سال 2001 کے آواخر میں سرینام میں ایک نئے ٹی وی چینل ''سنگیت مالا'' کا قیام عمل میں آیا، اس سال نومبر میں رمضان المبارک کے آغاز سے قبل اِس چینل کی انتظامیہ نے جماعت سے رابطہ کیا کہ آپ ہمارے چینل سے دینی پروگرام پیش کریں۔ محترم شمشیر علی صاحب اور کچھ دوسرے افراد جماعت نے بڑی محنت سے رمضان المبارک کے حوالے سے پندرہ پندرہ منٹ کے کچھ پروگرام تیار کئے اور ان کے سٹوڈیو میں جاکر ریکارڈنگ کروائی اور اس طرح ایک نیک سلسلہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ہر سال باقاعدگی سے جماعت کو اس کارِ خیر کو انجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

2002ء میں ہم نے قبل از وقت رمضان المبارک کے حوالے سے پروگرام تیار کئے اور اپنے سٹوڈیو میں ریکارڈنگ کر کے ٹی وی چینل کو مہیا کئے۔ اس کے بعد ہر سال ہمیں ان پروگراموں کو بہتر بنانے کی توفیق ملی۔ گذشتہ چار سالوں سے یہ پروگرام ملک کے مشہور ٹی وی چینل رادیکا (Radika) کے ذریعہ پیش کئے جارہے ہیں۔ اس چینل کی انتظامیہ سے بھی جماعت کے پرانے تعلقات ہیں۔ دسمبر 1993ء میں محترم مولانا حمید احمد ظفر صاحب نے لاہوری جماعت کے صدر رشید پیر خان صاحب کے ریڈیو چینل ''ریڈیو راپار'' سے ہفتہ وار جماعتی پروگرام شروع کیا تھا اور اِن پروگراموں میں مسلسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیثیت، مقام اور دعویٰ کی وضاحت کی اور آپ کے بعد نظام خلافت کے قیام کے ناقابل تردید دلائل پیش کئے۔ ان دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے اور جوابی کارروائی سے عاجز آکر دسمبر 1995ء میں لاہوری جماعت کی بھرپور مخالفت کی وجہ سے رشید پیر خان صاحب نے یہ پروگرام بند کردئے۔ اس پر محترم مولانا حمید احمد ظفر صاحب نے رادیکا چینل کی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور بغیر وقفہ کے اسی دن اسی وقت ''ریڈیو رادیکا'' سے جماعتی پروگرام شروع کرکے اپنے مشن کو جاری رکھا۔

امسال بھی ہم نے نئے اور بہتر انداز سے یہ پروگرام تیار کئے۔ تمام پروگرام رمضان المبارک کی فرضیت، اہمیت، فضائل و برکات اور مسائل کی مناسبت سے پیش کئے گئے۔ جماعتی روایات کے مطابق تمام پروگرام قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات خلفاءِ کرام سے مزین کر کے مکمل حوالوں کے ساتھ پیش کئے گئے۔ اِن پروگراموں کی ریکارڈنگ میں سات افراد نے حصہ لیا، پروگرام کا آغاز رمضان المبارک سے دو دن قبل ہوا اور چاند رات تک جاری رہا۔ اور کل 31 پروگرام پیش کئے گئے۔

ہمارا ہفتہ وار پروگرام جو ''راپار ٹی وی'' پر باقاعدگی سے جاری ہیں وہاں سے بھی پانچ پروگرام رمضان المبارک کے حوالے سے پیش کئے گئے۔

عید پروگرام

رمضان المبارک کے آخر میں 45 منٹ کا عید پروگرام پیش کیا گیا جس میں صرف اطفال اور ناصرات نے حصہ لیا۔ اس پروگرام میں تلاوت، ترجمہ نظمیں اور عید کے دن کے حوالے سے مختلف احادیث پیش کی گئیں۔ یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ مجموعی طور پر ان مقدس ایام میں ہمیں 37 پروگرامز پیش کرنے کی توفیق ملی جن پر نو گھنٹے پینتالیس منٹ وقت صرف ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے بھی ان پروگرامز کو دیکھا اور ان کے بارے میں مثبت ردّعمل کا اظہار کیا۔ اور جماعت کی اس کوشش کی کھلے دل سے تعریف کی۔ بہت سے لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آپ دین اسلام کے بارے میں بہت اچھی باتیں بتاتے ہیں۔ اور رمضان المبارک کے مسائل سے اچھی طرح لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔

رمضان المبارک کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں ایک مضمون ملک کے کثیر الاشاعت روزنامہ (Dagblad Suriname) کے صفحہ A6 پر مورخہ 25 اگست بروز منگل شائع ہوا۔

اسی طرح آخری عشرہ کی فضیلت کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 1998ء کا ایک حصہ مورخہ 8 ستمبر کو ملک کے سب سے کثیر الاشاعت روزنامے (De Ware Tijd) کے صفحہ A7 پر اور مورخہ 9 ستمبر کو ملک کے دو کثیر الاشاعت روزناموں (Times of Suriname) اور (Dagblad Suriname) میں بالترتیب صفحہ 6 اور صفحہ نمبر A6 پر شائع ہوا۔

روزنامہ Dagblad Suriname کے ایڈیٹر نے مضمون ملتے ہی میل بھجوائی کہ رمضان المبارک کے حوالے سے ایک بہترین مضمون ملا ہے اور اسے اخبار میں اچھی جگہ پر شائع کرونگا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے ان مضامین کے بارے میں تعریفی ریمارکس بھجوائے، اور ان مضامین کے معیار کی تعریف کی۔ ایک شخص نے ان الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ کسی اور مسلمان فرقے کو رمضان کے بارے میں اس طرح کا مضمون لکھنے کی توفیق نہیں ہے۔

عید ملن پروگرام

مورخہ 20 ستمبر کو ملک میں عید الفطر منائی گئی۔ اس روز مرکزی مسجد ناصر میں ایک عید ملن پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں بھارتی سفیر مسٹر کنول جیت سنگھ سوڈھی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ اپنی مختصر تقریر میں موصوف نے کہا کہ دنیا مذہب سے دور بھاگ رہی ہے اور مذہب کو فساد کی وجہ سمجھتی ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ ہمیں اپنے مذہب کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور مذہبی تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ معزز مہمان نے افراد جماعت کے ساتھ کچھ وقت گذرا اور ظہرانے میں شامل ہوئے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں سرینام جماعت کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو اپنے فضل سے شیریں پھل عطا فرمائے۔ اور اہل سرینام کے دل اسلام احمدیت کے لئے کھول دے اور جماعت یہاں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

قبول احمدیت کی داستانیں

☆ مکرمہ نینسی حبیبہ جیلانی صاحبہ

رسالہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا اکتوبر 2007ء میں مکرمہ نینسی حبیبہ جیلانی صاحبہ کی قبول احمدیت کی داستان شامل اشاعت ہے۔آپ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک مسلم گھرانے میں پلی بڑھی جہاں نماز اور قرآن کریم پڑھنا لازم تھا۔میرا مذہب کی طرف رجحان اُس وقت سے ہے جب میں پشاور میں رہا کرتی تھی۔ میری والدہ مجھے نماز کی تلقین کرتی تھیں لیکن والد جو برطانیہ سے زرعی اکنامکس میں ماسٹر ڈگری کرکے آئے تھے،نماز نہیں پڑھتے تھے۔چنانچہ مَیں بھی نمازوں میں سست ہوتی چلی گئی۔تیرہ سال کی عمر میں میری والدہ جب مجھے نماز کی ادائیگی کے لئے سختی سے پیش آتیں تو ایک دن مَیں نے اپنے والد سے پوچھا کہ وہ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔انہوں نے جواب دیا کہ میں دہریہ ہوں اور مذہب کو نہیں مانتا۔میں یہ سن کر حیران رہ گئی کہ اسی اثناء میں انہوں نے مجھے کہا کہ تم خود مذاہب کا مطالعہ کرو اور درست راستہ اپنالو۔پھر انہوں نے مجھے یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ ازم اور اسلام کی کتب لاکر دیں۔میں نے وہ کتابیں تقریباً ایک سال میں پڑھیں۔اس دوران مجھے خواب بھی آئی جس سے میں نے سمجھا کہ اسلام ہی تمام مذاہب سے بہتر اور سادہ مذہب ہے۔میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ کو دیکھا۔چنانچہ مَیں نے سچے دل سے اسلام کو اختیار کرلیا۔

1942ء میں جب میں راولپنڈی میں سکول کی طالبہ تھی تو میں نے خواب میں بازار میں ایک دروازہ کے بورڈ پر صدر انجمن احمدیہ لکھا دیکھا۔میں اندر چلی گئی اور وہاں قرآن کریم کی تلاوت کی، اسی اثناء میں کسی نے میرے ہاتھ پر چاندی کا روپیہ رکھ دیا۔یہ خواب میں بھول گئی کیونکہ مَیں نے کبھی سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں نہیں سنا تھا۔لیکن کچھ دنوں بعد میں بازار گئی تو وہ بورڈ دیکھ کر حیران رہ گئی جو کہ مری روڈ پر واقع تھا۔چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے میں نے سوچا کہ میں کسی اور وقت تحقیق کروں گی اور یہ سوچ کر واپس ہاسٹل آگئی لیکن یہ بات بھی میرے ذہن سے نکل گئی۔

دسمبر 1945ء میں مَیں نے ایک خواب میں قادیان کے سفر کا تفصیلی منظر دیکھا۔اگلے روز میں نے یہ خواب اپنے اس وقت کے خاوند یونس جان کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ اس خواب سے اُنہیں قادیان کا خیال آتا ہے۔اس پر مجھے پرانی خواب بھی یاد آگئی تو میں نے سوچا مجھے قادیان جانا چاہئے۔یونس میرے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوگئے اور ان کے سوتیلے بھائی عیسیٰ جان نے وہاں رہنے کے لئے ہمارا بندوبست اپنے خسر جناب مولوی عطاء اللہ صاحب کے ہاں کیا۔راستہ بھر اور قادیان پہنچ کر جو واقعات پیش آئے وہ کافی غیر متوقع تھے کیونکہ میری خواب لفظ بہ لفظ درست ثابت ہورہی تھی۔اب اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے روحانی سفر کو کمال عروج پر پہنچانے کے لئے مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کرنا چاہتا تھا۔

اگلے روز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کے لئے گئی تو آپؓ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مزید مطالعہ کروں۔

پھر دو ماہ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بیعت کرنے کی غرض سے حاضر ہوگئی تو آپؓ نے مجھ پر یہ انکشاف کیا کہ میرے نانا میاں فضل الٰہی حق صاحب کاکاخیل بہت مخلص احمدی تھے اور جماعت احمدیہ سرحد کے امیر رہ چکے ہیں۔انہوں نے قرآن کریم سے جدید سائنس کے بارہ میں تحقیقی کام بھی کیا تھا۔افسوس کہ وہ کافی عرصہ پہلے وفات پاگئے لیکن نہ ہی میرے ماموں نے اور نہ ہی میرے بھائی نے مجھے ان کی احمدیت کے بارہ میں کچھ بتایا تھا۔

☆ محترمہ کوکب زیروی صاحبہ

محترمہ کوکب زیروی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک چینی بدھ مت گھرانہ میں پلی بڑھی جہاں بدھا کے بت اور اپنے آباؤاجداد کی عبادت کی جاتی تھی۔انہی بتوں سے دعائیں مانگی جاتیں اور بہترین اشیاء کے چڑھاوے چڑھائے جاتے۔یہ مذہب میرے لئے ایک احترام کا مقام تو رکھتا تھا مگر اس میں ایک خدا اور اس دنیا کے بعد زندگی کے وجود کے کوئی معنی تھے۔میں نظریۂ وجودیت پہ یقین رکھتی تھی جو انسان کی آزادانہ فطرت کے متعلق ہے۔مجھے نیک اور مذہبی انسان عجیب لگتے تھے۔قریباً ہر مذہب کے عقائد سے مجھے اختلاف تھا۔اسلام کے متعلق علم حاصل کرنے سے پہلے میں اسلام کو ایک سخت مذہب سمجھتی تھی۔یہ نہ صرف لاعلمی کا نتیجہ تھا بلکہ مغرب کے انتہا پسند مسلمانوں کی غلط بیانیوں کا بھی۔مجھے سمجھ نہ آتی کہ اس قدر سختیوں میں رہتے ہوئے خدا کی یاد میں کوئی زندگی کیسے گزار سکتا ہے۔میرے کئی جاننے والے مسلمان تھے البتہ اُن میں سے کوئی بھی پختہ ایمان نہ رکھتا تھا۔

کالج میں مجھے احمدی مسلمانوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔وہ اپنے ایمان و مذہب کے ساتھ حقیقی لگاؤ دکھاتے۔مجھے اُن کی انکساری صاف نظر آتی۔ان کی سچائی، تصنّع سے پاک شخصیت اور ایمان پر پختگی مجھے متأثر کرتی۔جیسے جیسے میں اسلام کے متعلق سیکھتی گئی مجھے یہی امن وایمان کی جانب سیدھا راستہ نظر آیا۔جب میں نے پہلی مرتبہ نماز ادا کی تو مجھے مکمل امن اور خداتعالیٰ کی طرف مکمل توجہ محسوس ہوئی۔آہستہ آہستہ میری اپنے معاشرہ سے دلچسپی ختم ہوتی گئی اور میرے اندر یہ احساس بڑھنے لگا کہ دنیا کی چھوٹی چیزیں ترک کرنے سے اللہ تعالیٰ کی حاصل ہونے والی نعمتیں زیادہ قدر رکھتی ہیں۔لیکن پھر بھی مَیں خود کو مکمل طور پر بدلنے کو ذہنی طور پر تیار نہ تھی۔مجھے ڈر لگتا کہ میرے ضمیر کا ایک حصہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گا۔البتہ جب میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی اپنی زندگی میں شمولیت کا احساس ہونے لگا۔اسلامی اصول میری سمجھ میں آنے لگے، نماز میں اللہ تعالیٰ کی قربت محسوس ہونے لگی۔جب میں پہلی مرتبہ مشن ہاؤس گئی تو خاصی گھبرا رہی تھی لیکن جلد ہی ٹھیک ہو گئی کیونکہ وہاں بہنوں نے بہت پیار سے میرا خیر مقدم کیا۔اُن کا پختہ ایمان مجھے متأثر کرنے لگا۔میں نے دیکھا کہ پردہ محدود کرنے کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی اطاعت اور اپنے اندر انکساری قائم کرنے کے لئے کیا جاتا تھا۔قرآن کریم کی تلاوت سے مجھے بے حد سرور حاصل ہوتا۔

اگرچہ میرا خاندان میرا مخالف ہے لیکن مجھے ایک نئی برادری نے کھلے بازوؤں کے ساتھ قبول کیا ہے۔میں جانتی ہوں کہ میں ابھی اس سفر کے آغاز پہ ہوں لیکن دعا کرتی ہوں کہ احمدیت پہ میرے قدم ثابت رہیں۔

اعزازات

2008ء میں اخبار روزنامہ ''الفضل'' ربوہ میں اعزازات سے متعلق وقتاً فوقتاً شائع ہونے والی خبروں سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

☆ مکرم سہیل ظفر صاحب نے B.Sc. میتھ میں پنجاب یونیورسٹی میں دوسری اور مکرم یحیٰ عماد صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرمہ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر نصرت ظفر صاحبہ کو حکومت پاکستان کی جانب سے تمغہ امتیاز (ملٹری) عطا کیا گیا۔

☆ مکرمہ مسرت صبا صاحبہ نے B.Com میں یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرم عمر خیام صاحب نے سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی سے B.Sc الیکٹرونکس انجینئرنگ میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرمہ عائشہ بسمہ صاحبہ M.Sc. سٹیٹ میں یونیورسٹی آف کراچی میں دوم آئیں۔

☆ مکرم سعادت احمد سمیر صاحب نے پولٹاوا یونیورسٹی یوکرائن میں B.D.S. (ڈینٹل سرجری) سال دوم میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اور بعد ازاں ایک بین الاقوامی مقابلہ میں ان کا تحقیقی مقالہ اوّل آیا اور آپ کو امریکن ڈینٹل ایسوسی ایشن کی طرف سے ممبر شپ عطا کی گئی۔

☆ مکرمہ مسفرہ مبشر صاحبہ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے ابلاغ عامہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرمہ سائرہ مشتاق صاحبہ نے F.Sc. پری میڈیکل کے امتحان میں راولپنڈی بورڈ میں طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

☆ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر واقع دنیا کی سب سے بڑی تجربہ گاہ CERN میں 10 ستمبر 2008ء کو تخلیق کائنات کا راز جاننے کے لئے جو تجربہ کیا گیا تھا، اُس موقع پر موجود پاکستانی سائنسدانوں میں مکرمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ بھی شامل تھیں۔

☆ مکرمہ عائشہ ماہم صاحبہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے شعبہ آرکیٹکچر میں اوّل آئیں۔

☆ مکرم محمد عادل افضل صاحب فیصل آباد بورڈ میں میٹرک سائنس گروپ میں اوّل آئے۔

☆ مکرمہ حنا کشور صاحبہ نے فیصل آباد بورڈ میں F.Sc میڈیکل میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 31؍جولائی 2008ء میں 2007ء علمی و ادبی اور ورزشی اعزازات حاصل کرنے والے ایسے احمدیوں کی ایک فہرست شامل اشاعت ہے جن کا ذکر اخبار میں شائع ہوا تھا۔ان میں سے چند اعزازات درج ذیل ہیں:

☆ عزیزم شابل احمد نے پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے بین الصوبائی بیڈمنٹن چیمپئن شپ (انڈر 17) میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

☆ LUMS لاہور میں ہونے والی آل پاکستان کشتی رانی کے (انڈر 10) کے مقابلہ میں عزیزم عبدالسلام نے پاکستان بھر میں اوّل اور عزیزم عبدالقدوس نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود احمد صاحب کو نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھک گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد کی طرف سے Best Award for Live Achievement سے نوازا گیا۔

☆ مکرم شکیل احمد تابش نے فیصل آباد بورڈ پری میڈیکل گروپ میں اوّل، مکرم علی احسن باجوہ صاحب نے دوم اور مکرم صہیب احمد بشارت صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔مکرم امیر محمد قیصرانی صاحب نے پری انجینئرنگ گروپ میں اوّل، مکرم ولید احمد قریشی صاحب نے دوم جبکہ مکرم محمد اسداللہ صاحب اور مکرم محمد مزمل سبطین صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ مکرم محمود الحسن خان صاحب نے جنرل سائنز گروپ میں دوم اور مکرم طاہر عمران نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرمہ بشریٰ سیف صاحبہ F.Sc پری میڈیکل میں ضلع خانیوال میں دوم آئیں۔

☆ مکرم عمیر آصف صاحب نے F.A. کے جنرل گروپ ملتان بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ دسمبر 2007ء میں شائع ہونے والی مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہم کو یہ چاہت کہاں تھی بے ارادہ ہوگئی
بے قراری شوق کی حد سے زیادہ ہوگئی
جونہی وہ محفل میں آیا دل کھنچے اُس کی طرف
ہر کسی کی آنکھ محو استفادہ ہوگئی
جب چلے ہم ساتھ اُس کے یہ خبر ہی نہ ہوئی
طے مسافت زندگی کی پا پیادہ ہوگئی
اس کی خوشبو آرہی ہے تیری ہر اک بات سے
تم کو چاہت تو نہیں اس سے مبادا ہوگئی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
30th October 2009 – 5th November 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 30th October 2009

00:00 MTA World News
00:25 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
00:40 MTA International News
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd August 1995.
02:30 Dars-e-Malfoozat
03:00 MTA World News
03:20 Tarjamatul Quran Class: Recorded on 17th November 1998.
04:20 Jalsa Salana Germany Address: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on the occasion of Jalsa Salana Germany.
05:15 Khilafat-e-Ahmadiyya: a programme about the blessings of Khilafat.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 67.
08:25 Siraiki Service
08:45 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat.
09:45 Indonesian Service
10:50 Seerat Sahaba Rasool (saw)
13:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh Mosque, London.
14:05 Dars-e-Hadith
14:15 Reply to Allegations
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon
17:10 Jalsa Salana Address: An address delivered on 18th March 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on the occasion of Jalsa Salana Ghana.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon recorded on 30th October 2009
22:20 MTA Variety: A documentary on evolution with frequent references from the Holy Quran.
23:05 Reply to Allegations [R]

Saturday 31st October 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25 Le Francais C'est Facile
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th August 1995.
02:55 MTA World News
03:15 Friday Sermon recorded on 30th October 2009
04:25 Rah-e-Huda
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005.
08:00 Question and Answer Session: A question and answer session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17 February 1984 in Pakistan.
09:00 Friday Sermon [R]
10:00 Indonesian Service
11:00 MTA Travel: A documentary about Crocodile park in Mauritius.
11:25 Ashab-e-Ahmad
12:00 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
15:50 Rah-e-Huda
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:15 Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:15 Jalsa Salana Address: An address delivered on 1st August 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community from the Ladies Jalsa Gah on the occasion of Jalsa Salana Germany.
22:05 Rah-e-Huda [R]
23:35 Friday Sermon [R]

Sunday 1st November 2009

00:40 MTA World News
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Tilawat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th August 1995.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:00 MTA World News
03:25 Friday Sermon recorded on 30th October 2009.
04:25 Faith Matters
05:30 MTA Travel: A documentary taking you on a journey to New Zealand, also known as the land of long white cloud.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Children's Class with Huzoor recorded on 19th March 2005
07:45 Faith Matters
08:50 MTA Variety: A documentary on evolution with frequent references from the Holy Quran.
09:35 Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's visit to Scandinavia in 2005.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th May 2007.
12:00 Tilawat & & Dars-e-Hadith
12:50 Friday Sermon: recorded on 30th October 2009
15:05 Children's Class [R]
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Children's Class [R]
21:50 Friday Sermon [R]
22:50 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 2nd November 2009

00:00 MTA World News
00:10 Tilawat
00:40 MTA International News
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th August 1995.
02:10 Friday Sermon: recorded on 30th October 2009
03:15 MTA World News
03:30 MTA Variety: Evolution
04:20 Question and Answer Session: Recorded on 15th February 1998.
05:05 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor, recorded on 16th April 2005.
08:15 Le Francais C'est Facile
08:40 French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 10th August 1998.
09:50 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th September 2009.
10:50 Jalsa Salana Speeches
11:55 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon
15:15 Jalsa Salana Germany 2004: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 1st August 2004 during the ladies session.
16:20 Children's Class [R]
17:25 French Mulaqa'at [R]
18:30 MTA World News
18:45 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 31st August 1995.
20:35 Le Francais C'est Facile
21:00 Children's Class [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Medical Matters: an English health programme on the topic of Heart Disease.
23:45 MTA World News

Tuesday 3rd November 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55 Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 31st August 1995.
01:55 MTA World News
02:10 Friday Sermon [R]
03:20 French Mulaqa'at [R]
04:35 Medical Matters
05:15 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 27th March 2005.
08:15 Question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Recorded on 22 November 1997.
09:30 The Meaning of Life: a discussion programme
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 23rd January 2009.
12:15 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:20 Yassarnal Qur'an
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Lajna Imaillah Ijtema: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th November 2007 during the Lajna Imaillah Ijtema.
15:25 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
16:30 Question and Answer Session [R]
17:40 Yassarnal Qur'an
18:10 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 30th October 2009.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
22:10 Lajna Imaillah UK Ijtema 2007 [R]
22:45 Intikhab-e-Sukhan [R]

Wednesday 4th November 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
00:55 MTA International News
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th September 1995.
02:30 The Meaning of Life: a discussion programme
03:00 MTA World News
03:30 Learning Arabic
04:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 22nd November 1997.
05:20 Lajna Imaillah UK Ijtema 2007 [R]
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Children's Class with Huzoor recorded on 2nd April 2005.
07:55 Homeopathy
08:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 29th November 1997.
09:25 Indonesian Service
10:25 Swahili Service
11:40 Tilawat, Dars-e-Hadith
11:55 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th February 1985.
13:05 Bangla Shomprochar
14:10 Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
15:25 Children's Class [R]
16:25 Question and Answer Session [R]
17:30 MTA World News
17:50 Dars-e-Hadith
18:00 Arabic Service
19:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:00 MTA International News
20:35 Children's Class [R]
21:30 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
22:45 From the Archives [R]

Thursday 5th November 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05 Liqaa Ma'al Arab
02:30 MTA World News
02:45 From the Archives [R]
03:55 MTA Travel: A documentary taking you on a journey to New Zealand.
04:20 Homeopathy
04:45 Jalsa Salana Germany 2004 [R]
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 3rd April 2005.
08:05 Faith Matters
09:10 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th October 1995, part 2.
10:10 Indonesian Service
11:10 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:50 Yassarnal Qur'an
13:05 Jalsa Salana Germany 2004: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 1st August 2004.
13:55 Shotter Shondhane: Live Bengali discussion programme.
15:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 18th November 1998.
16:05 The Journey of Khilafat-e-Ahmadiyya
16:45 Yassarnal Qur'an [R]
17:05 English Mulaqat [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:45 Jalsa Salana Address [R]
23:35 MTA Variety

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 23 October , 2009 | Issue No. 43

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کر دے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ احمدیت کو غالب آنا ہے چاہے جتنی مرضی مخالفتیں ہوں۔

جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا پڑھو تو دل میں یہی ملحوظ رکھو کہ مَیں صحابہ اور مسیح موعودؑ کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں۔

آج عیسائیوں کی طرف سے اسلامی تعلیمات پر، قرآن مجید پر، آنحضرت ﷺ پر، ازواج مطہرات پر ہونے والے اعتراضات کا مؤثر اور ٹھوس جواب دینے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے۔ عیسائی پراپیگنڈہ کے جواب میں ایم ٹی اے العربیہ پر جماعت احمدیہ کے پروگراموں کے نیک اثرات کا تذکرہ۔

ایک عیسائی مشنری ڈان رچرڈسن کے اسلام کے خلاف نفرت انگیز پراپیگنڈہ اور اس کی تضاد بیانیوں کا تذکرہ۔ اور اسے جماعت سے علمی مناظرہ کی دعوت اور اس کا فرار۔ اس کے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتاب تیار کی جارہی ہے۔

(رمضان المبارک 2009ء کے آخری روز مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرآن مجید کی آخری چار سورتوں کا بصیرت افروز درس اور اجتماعی دعا کی مبارک تقریب)

(رپورٹ مرتبہ: نصیر احمد قمر)

(لندن۔ 20 ستمبر 2009ء۔ مسجد فضل) آج برطانیہ میں ماہ رمضان المبارک 2009ء کا آخری روزہ تھا اور جیسا کہ جماعت میں روایت ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کے آخری روز قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس ارشاد فرماتے ہیں اور پھر اجتماعی دعا کرواتے ہیں۔ آج حضور ایدہ اللہ نے لندن کے وقت کے مطابق 12:09 بجے قبل دوپہر مسجد فضل میں تشریف لا کر قرآن مجید کی آخری چار سورتوں کی تلاوت کی اور پھر ان کی پرمعارف تفسیر بیان فرمائی۔ (یاد رہے حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق رمضان المبارک کے ایام میں مسجد فضل اور مسجد بیت الفتوح لندن میں روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کا درس مختلف مربیان سلسلہ دیتے ہیں اور اس طرح پورے قرآن کا دور مکمل کیا جاتا ہے)۔ حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے قبل مسجد فضل اور اس کے ملحقہ ہالز احباب وخواتین سے پُر تھے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس القرآن اور اجتماعی دعا کی تقریب ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کی گئی۔ اس کا مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔ یوں لاکھوں افراد اس مبارک تقریب سے براہ راست مستفیض ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل کے محراب میں مسند پر تشریف فرما ہونے کے بعد سورۃ اللھب سے سورۃ الناس کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ سورۃ اللّھب مَیں نے اس لئے پڑھی ہے کہ آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تفسیر پیش کروں گا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری تین سورتوں سے ملا کر اس کا مضمون بیان فرمایا ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے چاروں سورتوں کا اردو ترجمہ پڑھا اور فرمایا کہ ابولہب کا ذکر ہماری تفسیروں میں ایک تو آنحضرتؐ کے حوالہ سے ملتا ہے کہ وہ آپ کا چچا تھا جس نے آپؐ کی مخالفت کی آگ جلائی۔ دوسرے تفسیر کبیر (از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ اسلام کے خلاف جو جنگ کی آگ بھڑکانے والے ہیں وہ ناکام و نامراد ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو تفسیر مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے بیان کرنے والا ہوں اس میں بھی آپ نے یہی فرمایا ہے کہ آپ کے مخالفین ناکام و نامراد ہوں گے چاہے وہ عیسائی ہوں یا نام نہاد مسلمان ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور ساتھ ساتھ اس کی وضاحت بھی فرماتے رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''یہ معنے جو ابھی میں نے سورۂ فاتحہ کی دُعا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے متعلق بیان کئے ہیں انہی کی طرف قرآن شریف کی آخری چار سورتوں میں اشارہ ہے جیسا کہ سورۃ تَبَّتْ کی پہلی آیت یعنی تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ اس مُوذی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو مظہر جمال احمدی یعنی احمد مہدی کا مُکَفِّرْ اور مُکَذِّبْ اور مُهِيْن ہوگا''۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے سورۃ فاتحہ کی مختلف جگہوں پر جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کے تقریباً چار سو صفحات بنتے ہیں اور جن کو اُردو پڑھی آتی ہے ان کو اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اب تو انتظام کرنا چاہئے کہ اس کی ریکارڈنگ ہو اور جن کو اردو پڑھنی نہیں آتی وہ ریکارڈنگ سن سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو مسیح موعودؑ پر تکفیر کے فتوے لگاتے ہیں اور آج کل تو پاکستان میں ہر شخص جو پاکستان کا شہری ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف تکفیر کی ہاں میں ہاں ملائے بلکہ اس کاغذ پر دستخط بھی کرے تب ایک مسلمان کی حیثیت سے وہ پاکستانی شہری کہلا سکتا ہے ورنہ وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔ اور انہوں نے اہانت کی بھی انتہا کی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ لیکن ان کو نظر نہیں آ رہا کہ اس اہانت کی وجہ سے خود اللہ تعالیٰ ان سے کیا سلوک فرما رہا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ تو بدلے لے رہا ہے اور لیتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''غرض آیت تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ جو قرآن شریف کے آخری سپارہ میں چار آخری سورتوں میں سے پہلی سورۃ ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کے موذی دشمنوں پر دلالت کرتی ہے ایسا ہی بطور اِشَارَةُ النَّص اسلام کے مسیح موعود کے ایذا دہندہ دشمنوں پر اس کی دلالت ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً آیت هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رُسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ آنحضرت ﷺ کے حق میں ہے اور پھر یہی آیت مسیح موعود کے حق میں بھی ہے''۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی یہ آیت الہام ہوئی تھی۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ سے بھی فرمایا ہے کہ احمدیت نے غالب آنا ہے چاہے جتنی مرضی مخالفتیں ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''جیسا کہ تمام مُفَسِّر اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ پس یہ بات کوئی غیر معمولی امر نہیں ہے کہ ایک آیت کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور پھر مسیح موعود بھی اسی آیت کا مصداق ہو۔ بلکہ قرآن شریف جو ذُو الْوُجُوْہ ہے اُس کا محاورہ اسی طرز پر واقع ہو گیا ہے کہ ایک آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مُراد اور مصداق ہوتے ہیں اور اسی آیت کا مصداق مسیح موعود بھی ہوتا ہے جیسا کہ آیت هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بَالْهُدٰى سے ظاہر ہے۔ اور رسول سے مراد اس جگہ آنحضرت ﷺ بھی ہیں اور مسیح بھی مراد ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آیت تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ جو قرآن شریف کے آخر میں ہے آیت مغضوب علیھم کی ایک شرح ہے جو قرآن شریف کے اوّل میں ہے کیونکہ قرآن شریف کے بعض حصے بعض کی تشریح ہیں پھر اس کے بعد جو سورہ فاتحہ میں وَلَا الضَّآلِّيْنَ ہے اس کے مقابل پر اس کی تشریح میں سورۃ تَبَّتْ کے بعد سورۃ اخلاص ہے۔ .... سورۃ فاتحہ میں تین دعائیں سکھلائی گئی ہیں (1) ایک یہ دعا کہ خدا تعالیٰ اس جماعت میں داخل رکھے جو صحابہ کی جماعت ہے پھر اس کے بعد اس جماعت میں داخل رکھے جو مسیح موعود کی جماعت ہے جن کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ غرض اسلام میں یہی دو جماعتیں مُنْعَمْ عَلَيْهِمْ کی جماعتیں ہیں اور انہیں کی طرف اشارہ ہے آیت صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں۔ کیونکہ تمام قرآن پڑھ کر دیکھو جماعتیں دو ہی ہیں۔ ایک صحابہ رضی اللہ عنہ کی جماعت۔ دوسری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کی جماعت جو صحابہ کے رنگ میں ہے اور وہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ پس جب تم نماز میں یا خارج نماز کے یہ دُعا پڑھو کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تو دل میں یہی ملحوظ رکھو کہ مَیں صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں''۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک بہت بڑی نصیحت ہے جس پر احمدیوں کو عمل کرنا چاہئے کہ جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پڑھے تو دل میں یہ خیال ہو کہ مَیں آنحضرتؐ کے صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں۔ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ وہ تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری اور اس زمانے میں مسیح موعودؑ نے ہمارے سامنے اسے کھول کر پیش فرمایا۔ اور اپنی جماعت سے یہ توقع کی کہ ہم ان نمونوں پر چلنے کی کوشش کریں جو آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے قائم فرمائے۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد